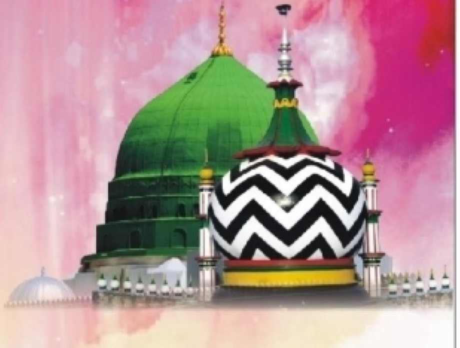

رسالئہ جلیلہ نافعہ

جس میں علمائے دیوبند کے مذہب وعقیدہ کے متعلق
تیس ۳۰ سوالات مع جوابات علمائے دیوبند ہی کی معتبر کتابوں کے حوالہ سے درج ہے۔

مسمّیٰ بہ

المصباح الجدید

المعروف بہ

عقائد علمائے دیوبند

مؤلفہ

استاذ العلماء جلالۃ العلم حضرت علامہ الحاج مولانا حافظ **عبد العزیز** صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان
بانی الجامعۃ الاشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور (اعظم گڑھ)

ناشر
بزم فیضان سید ابو الہاشم علیہ الرحمہ
طلبائے دار العلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی، ممبئی ۳

پیشکش
فارغین دار العلوم فیضان مفتی اعظم ۱۴۳۲ھ م ۲۰۱۱ع

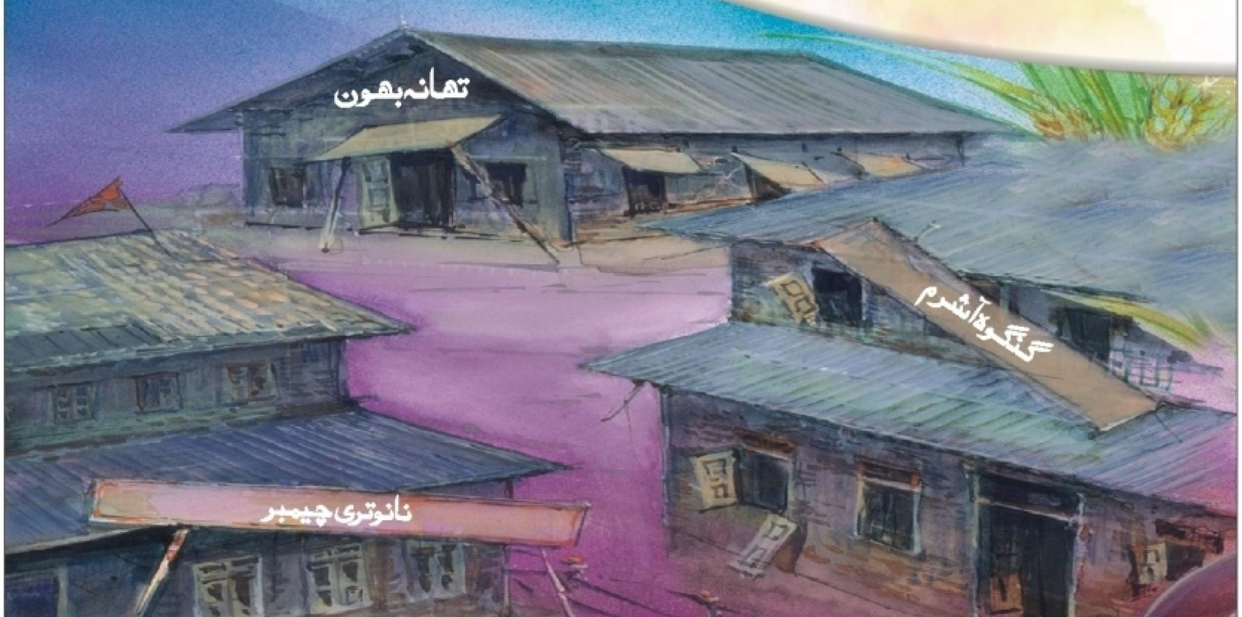

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ہ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ ط

بفیض روحانی تاجدار اہلسنّت شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم آل رحمٰن محمد مصطفیٰ رضا نوری برکاتی رضی اللہ عنہ

رسالۂ جلیلہ نافعہ

جس میں علمائے دیوبند کے مذہب وعقیدہ کے متعلق تیس ۳۰ سوالات مع جوابات علمائے دیوبند ہی کی معتبر کتابوں کے حوالہ سے درج ہے۔

مسمّٰی بہ **المصباح الجدید**

المعروف بہ

عقائد علمائے دیوبند

مؤلفہ

استاذ العلما جلالۃ العلم حضرت علامہ الحاج مولانا حافظ **عبد العزیز** صاحب قبلہ فاضل منظر اسلام بریلی شریف،
بانی الجامعۃ الاشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور (اعظم گڑھ)

پیشکش

فارغین دار العلوم فیضان مفتی اعظم ۱۴۳۲ھ م ۲۰۱۱ع

ناشر

بزم فیضان سید ابوالہاشم علیہ الرحمہ
طلبائے دار العلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی، ممبئی ۳

تعارف وقانونی صفحہ جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

سلسلۂ اشاعت نمبر ا

نام کتاب : المصباح الجدید المعروف بہ عقائد علمائے دیوبند
مصنف : استاذ العلماء جلالۃ العلم حضرت علامہ الحاج مولانا حافظ **عبد العزیز** صاحب قبلہ فاضل منظر اسلام بریلی شریف
زیر سایۂ کرم : ناشر مسلک اعلیٰ حضرت خلیفۂ حضور مفتی اعظم سراج ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید سراج اظہر نوری رضوی بانی وسربراہ اعلیٰ دار العلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۳۔
کمپوزنگ : محمد ابراہیم رضا، غلام احمد رضا سراجی، محمد آصف رضا، عظیم الدین سراجی، (متعلم وزیر تربیت مخدوم بہار کمپیوٹر سینٹر دار العلوم ہذا)
تعداد اشاعت : ۲ ہزار
سن اشاعت : ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء
ناشر : بزم فیضان سید ابوالہاشم علیہ الرحمہ طلبائے دار العلوم فیضان مفتی اعظم، پھول گلی، ممبئی ۳

نعت مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کلام الامام امام الکلام سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین
الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دشمن احمد پہ شدت کیجئے   ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑے ہر بات میں   چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے
مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں   ذکر آیات ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل   یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح شام   جان کافر پر قیامت کیجئے
ملحدوں کا شک نکل جائے حضور   جانب مہ پھر اشارت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب   اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے
ظالمو محبوب کا حق تھا یہی   عشق کے بدلے عداوت کیجئے
والضحیٰ حجرات الم نشرح سے پھر   مومنو اتمام حجت کیجئے
بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے   التجا و استعانت کیجئے
غوث اعظم آپ سے فریاد ہے   زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے

میرے آقا حضرت اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمات تکریم

از: خلیفۂ حضور مفتی اعظم پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت سراج ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ سید سراج اظہر نوری رضوی بانی و سربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۳۔

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است

ایمان، اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دل سے ماننے اور زبان سے اقرار کرنے کا نام ہے۔ مگر ایمان کی جان محبت رسول اور تعظیم رسول ہے۔ سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

مومن وہ ہے جو ان کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

غیب داں نبی آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان: **یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آبائکم فایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم۔** (رواہ المسلم والمشکوٰۃ) کے مطابق محمد ابن عبدالوہاب نجدی خبیث پیدا ہوا، اور اس نے تمام اہلسنّت کو مشرک کہہ کر قتل کروایا، صحابہ کرام واہل بیت عظام کے مزارات کو ڈھا کر زمین کے برابر کردیا، اس نے نبی پاک کی تعظیم کو حرام کہا، نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مر کر مٹی میں ملنے والا کہا۔ (معاذ اللہ) اس کے ماننے والے ہندوستان میں دو گروہ میں بٹ گئے۔ ایک وہابی غیر مقلد (اہلحدیث) اور دوسرا دیوبندی مقلد۔ ان میں دیوبندی گروہ اپنے ساتھ حنفی لیبل لگا کر عوام کے سامنے آیا۔ اس لئے عوام اہلسنّت نے اس کے ظاہر کو دیکھ کر سخت دھوکہ کھایا۔ ان خبیث گستاخوں نے اللہ ورسول کی شان اقدس میں بڑی دیدہ

دلیری کے ساتھ گستاخیاں کیں۔ اور سنی مسلمانوں کے تعلق سے عوام الناس میں شرک و بدعت میں مبتلا ہونے کا الزام لگایا۔ اس لئے ہمارے اکابر علمائے اہلسنّت نے ان کے ردّ میں کتابیں لکھ کر عوام الناس کو ان کا حقیقی چہرہ دکھا دیا، اور ان کو پورے طور سے بے نقاب کردیا۔ اسی سلسلے کی کڑی **المصباح الجدید** (عقائد علمائے دیوبند) ہے، جس کو استاذ العلماء جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی فاضل منظر اسلام بریلی شریف رحمۃ اللہ علیہ بانی الجامعۃ الاشرفیہ نے ترتیب دیا ہے۔ اور نہایت حسین پیرائے میں دیوبندیوں کی کتاب سے ان کے عقائد باطلہ اور کفریہ کلمات کو سوال و جواب کے طور پر جمع فرما کر دیوبندیوں کو دندان شکن جواب دیا، اور حسام الحرمین جس میں سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علمائے دیوبند کی تحریر کردہ کفری عبارتوں کو جمع فرما کر مکۃ المکرّمہ اور مدینۃ المنورہ کے مفتیان کرام کے سامنے پیش کیا اور مفتیان حرمین طیبین نے ان گستاخوں کی کفری عبارتوں کو دیکھنے کے بعد فرمایا **من شک فی کفرہٖ وعذابہ فقد کفر**۔ یعنی جس نے ان گستاخوں کی بدعقیدگی اور کفریات کو جاننے کے بعد ان کے کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔ اس کی تائید و تصدیق فرما دیا۔

مسرت کی بات ہے کہ میرے دارالعلوم سے امسال فارغ ہونے والے طلبہ نے دعوت نامے کا کارڈ چھپوانے کے بجائے اس کتاب کی از سر نو تخریج کر کے اشاعت کی ہے، تا کہ عوام اہلسنّت کو دیوبندیوں کے فریب سے بچایا جائے اور ان کے ایمان و عقیدے کی حفاظت کی جائے۔

اللہ رب العزت ان طلبہ کی کاوشوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور انہیں مسلک اعلیٰ حضرت کا سچا خادم و ترجمان بنائے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و اصحابہٖ اجمعین۔

فقط

فقیر قادری سید سراج اظہر نوری

(بانی و سربراہ اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۳)

مورخہ ۱۷/رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

دعائیہ کلمات

ازقلم: ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت علامہ مفتی قاضی شہید عالم رضوی صاحب قبلہ

باسمہٖ وحمدہٖ تعالیٰ

سراج ملت حضرت سید سراج اظہر صاحب قبلہ مدظلہ العالی ممبئی کی سرزمین میں متصلب رضوی ہونے کی حیثیت سے اپنی ایک الگ پہچان رکھتے ہیں۔ آپ نے دارالعلوم فیضان مفتی اعظم کے نام سے دارالعلوم قائم فرما کر ایک کمی کو پورا کیا۔ اور آپ کی سرپرستی میں دارالعلوم دین کی نمایاں خدمات انجام دے رہا ہے۔ نتیجہ فارغین کی شکل میں آپ حضرات کے سامنے ہے۔

فارغ التحصیل طلبہ دستار فضیلت کے موقع پر جشن مسرت میں شریک ہونے کے لئے قیمتی کارڈ چھپوا کر اپنے متعلقین و احباب کو پیش کیا کرتے تھے اور اس میں خاصہ سرمایہ صرف کرتے تھے، محبّ محترم حضرت مولانا مفتی قمرالزماں صدر المدرسین و شیخ الحدیث دارالعلوم ہٰذا کی اس اطلاع پر کہ فارغ التحصیل طلبہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ امسال کارڈ کے بجائے حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی اہم تصنیف ''المصباح الجدید'' شائع کر کے بطور سوغات پیش کریں گے۔ الحمدللہ یہ عظیم سوچ ہے۔ دیگر مدارس کے طلبہ بھی اس طریقہ کو نمونۂ عمل بنالیں تو اس حوالے سے بھی دین کی عظیم خدمت ہوگی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ طلبہ کی اس سعی کو قبول فرمائے اور علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔

فقط

قاضی شہید عالم رضوی

جامعہ نوریہ رضویہ، بریلی شریف یوپی

مورخہ ۲۶/رجب ۱۴۳۲ھ

تأثر گرامی

ازقلم: فیض رقم حضرت العلام مولانا محمد ناظم قادری رضوی مصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادگرامی کے مطابق دنیا میں بہت سے فتنے وجود میں آئے، اور بہت سے باطل ادیان ومذاہب نے سر اٹھانے کی ناپاک جرأت وجسارت کی، مگر ہمیشہ مذہب حق مذہب اہلسنّت وجماعت کا بول بالا رہا۔ اس زمانے میں جو باطل مذاہب حق کے خلاف پھر ناپاک تحریکیں چلانے میں سرگرداں ہیں ان میں ایک فرقہ دیوبندی جماعت ہے، اس فرقہ کے باطل عقائد کے بنیاد پر علمائے حق علمائے عرب وعجم نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔ استاذ العلماء جلالۃ العلم ابوالفیض سیدنا سرکار حافظ ملت علیہ الرحمہ نے اس باطل فرقہ کی بدعقیدگی واشگاف کرنے کے لئے ایک گراں قدر مختصر مگر جامع اور نفع بخش رسالہ انتہائی سہل اور دلنشیں اسلوب میں تحریر فرمایا، جس کا نام المصباح الجدید ہے۔ یہ رسالہ اس قدر مقبول خاص وعام ہوا کہ بار بار اس کی اشاعت ہوئی اور ان شاء اللہ الرحمٰن یہ سلسلۂ اشاعت جاری وساری رہے گا۔ مجھے بے پناہ خوشی ومسرت ہو رہی ہے کہ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی بمبئی کے درجۂ فضیلت وحفظ کے طلبہ اپنی دستار فضیلت وحفظ کے زریں موقع پر اس مقبول انام رسالہ کی جدید طرز پر اشاعت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، میں ان کی اس قابل ستائش کوشش پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت اپنے حبیب پاک کے صدقے انہیں علم وعمل کی لازوال دولتوں سے سرفراز فرمائے اور ان کے مستقبل کو روشن وتابناک فرمائے۔ ساتھ ہی دارالعلوم ہٰذا کے تمام اساتذہ وارکان بالخصوص جامعہ اشرفیہ کے لائق وفائق فاضل حضرت مولانا زبیر عالم مصباحی کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں اور نیک دعائیں کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت اپنے نبی کریم کے صدقے ان حضرات کو دارین کی سعادتوں سے مالامال فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیم الی یوم الدین.

محمد ناظم علی رضوی مصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ مبارکپور، اعظم گڑھ، یوپی

کلمات تقریب

از حضرت علامہ مولانا مفتی محمد قمرالزماں نوری رضوی

شیخ الحدیث دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۳

الحمد لولیہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین. امابعد فقد قال اللہ تعالیٰ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ. لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ.

سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد اعظم دین وملت امام احمد رضا خان قادری

فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

دشمن احمد پہ شدت کیجئے   ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب   اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

مخبر صادق، غیب داں نبی، محبوب پروردگار، شافع روز شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **ان بنی اسرائیل تفرقت علیٰ ثنتین وسبعین ملّۃً وتفترق امتی علیٰ ثلٰث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃً قالوا من ھی یارسول اللہ قال ماانا علیہ واصحابی.** (رواہ ترمذی ومشکوٰۃ) یعنی قوم بنی اسرائیل بہتر ۷۲ مذہبوں میں بٹ گئی اور میری امت تہتر ۷۳ مذہبوں میں بٹ جائے گی، ان میں ایک مذہب والوں کے سوا باقی تمام مذاہب والے جہنمی ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ ایک مذہب والے کون ہیں؟ (یعنی ان کی پہچان کیا ہے؟) تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ اسی مذہب وملت پر قائم رہیں گے، جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔ یعنی اہلسنّت وجماعت۔

اس زمانہ میں اہلسنّت کا دعویٰ کرنے والے تو بہت لوگ ہیں، صلح کلی کے علاوہ دیوبندی بھی سنی حنفی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں؟ مگر اس وقت معیار سنیت اور علامت سنیت بریلویت اور مسلک اعلیٰ حضرت ہے۔ چنانچہ مکہ مکرمہ کے قاضی القضاۃ حضرت شیخ سید محمد علوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **نحن نعرفہٗ بتصنیفاتہ وتالیفاتہ حبّہ علامۃ السنّۃ وبغضہ علامۃ البدعۃ.** "یعنی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کو ان کی تصنیفات وتالیفات کے ذریعہ ہم لوگ اچھی طرح پہچانتے ہیں کہ ان کی محبت سنیت کی علامت اور ان سے بغض بدعقیدگی وبدمذہبی کی علامت ہے۔ (دبستان رضا ص ۱۴۸)

مخبر صادق غیب داں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان اقدس کے مطابق اس وقت دنیا میں کثیر فرقے موجود ہیں، جیسے وہابی، غیر مقلد، قادیانی، رافضی، خارجی، مودودی وغیرہ یہ سب کے سب گمراہ بدمذہب ہیں۔ ان میں دیوبندی اپنی مکاری وعیاری کی وجہ سے عوام اہلسنّت کے لئے سب سے زیادہ خطرناک ثابت ہوئے۔ کیونکہ وہ خود کو حنفی کہتے ہیں اور تقیہ کرکے بظاہر سنی بن جاتے ہیں۔ حالانکہ اہلسنّت اور دیوبندی مکتبۂ فکر کے درمیان فروعی اختلاف بھی ہے۔ اور عقائد ونظریات کا اختلاف بھی۔ دیوبندی مولویوں نے اپنی کتابوں میں ضروریات دین کا انکار کیا اور اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں بھی کیں۔ اسی بنیاد پر علمائے عرب وعجم نے ان کی تکفیر کی۔ ان کی کتابیں تقویۃ الایمان، صراط مستقیم، تحذیر الناس، براہین قاطعہ، فتاویٰ رشیدیہ، حفظ الایمان، الافاضات الیومیہ، ارواح ثلٰثہ وغیرہا کو دیکھئے، کیسی بے باکی اور بے حیائی کیساتھ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کی ہیں۔ استاذ العلماء جلالۃ العلم حضور حافظ ملت مولانا مفتی شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی فاضل منظر اسلام بریلی شریف نے عقائد علمائے دیوبند یعنی المصباح الجدید کو سوال وجواب کے طور پر نہایت آسان پیرائے میں لکھ کر عوام اہلسنّت کو دیوبندیوں کے عقائد باطلہ کفریہ بتادیئے ہیں۔ اور ہر سوال کا جواب ان کی کتابوں کے حوالے سے چیلنج کیساتھ تحریر فرمایا ہے۔

دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی کے اس سال فارغ ہونے والے طلبہ نے دعوتی کارڈ چھپوانے کے بجائے اس کتاب کو شائع کرنے کا فیصلہ کیا، تاکہ اپنی دینی خدمات کا آغاز ایسی کتاب کی اشاعت سے کریں جو عوام اہلسنّت کے ایمان وعقیدے کی حفاظت کرے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے اور ان کو مسلک اعلیٰ حضرت کا سچا پاسبان بنائے۔ آمین۔ بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ اجمعین۔

محمد قمر الزماں نوری رضوی

شیخ الحدیث دارالعلوم فیضان مفتی اعظم و

مفتی رضوی نوری دارالافتاء والقضاء پھول گلی ممبئی ۳

مورخہ ۲۷؍رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

سبب اشاعت

از : شہزادۂ حضور سراج ملت حضرت مولینا سید محمد منہاج رضا ہاشمی رضوی قادری
ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۳

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھد وھم وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم ولا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولاتنا کحوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم۔

(رواہ مسلم وابن ماجہ ابن حبان وابوداؤد وعقیلی)

یوں تو اس وقت دنیا میں بدمذہبوں، بدعقیدوں کی کثیر ٹولیاں ہیں، جو شب وروز مذہب حق مسلک اہلسنّت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت پر شب خون مارنے میں لگی ہوئی ہیں۔ جن میں وہابی، دیوبندی، غیر مقلد، سلفی وغیرہ جو آج بھی مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف مسلسل کتابیں چھاپ کر سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور یہ کذاب ودجال مرتد لوگ، اہلسنّت پر شرک وبدعت کا الزام لگا کر، اپنے کو بہت بڑا توحید پرست بنا کر پیش کر رہے ہیں اور اپنے کفری عقائد کو چھپائے ہوئے ہیں۔

ابھی چند ہی ماہ قبل بھنڈی بازار ممبئی میں ان مرتدین کی فریب کاری کا ایک نمونہ پھر دیکھنے کو ملا، ایک خبیث مرتد عبدالمالک بھوجپوری دیوبندی نے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے، جس کا نام "توہین رسول تم نے کی" رکھا ہے۔ اس کتاب میں وہی پرانی باتیں جو ان کے پیشوا لکھتے آئے ہیں، جس کا علماء حق علمائے اہلسنّت نے مناظرہ میں بار بار جواب دے دیا ہے، اور تحریری طور پر بھی جواب دیا جا چکا ہے۔ مگر یہ بے حیا، بے غیرت دیو کے بندے اپنی شرارت سے باز نہیں آتے!

اس لئے میں نے اپنے دارالعلوم سے فارغ ہونے والے تمام طلبہ کو مشورہ دیا کہ دعوتی کارڈ چھپوانے میں جو پیسے تم خرچ کرتے ہو، اس پیسے کو دین کی خدمت میں لگاؤ! اور اس سے مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کی حفاظت کرو۔

الحمدللہ طلبہ نے میرا مشورہ قبول کیا، اور حضور حافظ ملت کی ردّ دیابنہ میں لکھی ہوئی مشہور کتاب "**المصباح الجدید المعروف** عقائد علمائے دیوبند" شائع کر رہے ہیں۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اور اس کتاب کی اشاعت میں حصہ لینے والے تمام طلبہ کو مسلک اہلسنت والجماعت کا سچا خادم بنائے اور اسی مسلک پر جس کی دور حاضر میں پہچان مسلک اعلیٰ حضرت ہے، اس پر قائم و دائم رہنے کی، اور وہابی، دیوبندی وغیرہ بدمذہبوں سے، اور دور حاضر میں سنت کی تبلیغ کی آڑ میں گمراہیت کو فروغ دینے والے عالمگیر صلح کلی تحریکوں سے دور رہنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے، اور ان سے ہمارے اور تمام سنی حنفی بریلوی بھائیوں کے ایمان و عقیدے کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے ☆☆ ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود
مسلک احمد رضا جس کی ہر سو ہو ضیاء ☆☆ مٹ جائے نجدی بلا تم پہ کروڑوں درود

فقط

خویدم الطلباء فقیر سید محمد منہاج رضا ہاشمی قادری رضوی
ناظم دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۳

تاثر جدید

از: حضرت علامہ محمد اسلام القادری صاحب اویسی مدرس دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۳۔

لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم.٥

بارہویں صدی ہجری میں فتنۂ وہابیت نے نجد میں سر ابھارا اور ان وہابیوں نے حرمین طیبین پر حملہ کر کے صحابہ و تابعین، ائمہ دین، و شہداء صالحین کے مزارات کی توڑ پھوڑ کی اور اہانت آمیز کاروائیوں میں مصروف ہوئے، انہوں نے اللہ و رسول کی شان میں گستاخیاں کیں۔ ساتھ ہی انہوں نے عامۃ المسلمین کو کافر و مشرک قرار دے کر ان کے قتل کو مباح قرار دیا۔ اور اس فتنۂ وہابیت کی لہر اسمٰعیل دہلوی کے ذریعہ ملک ہند میں بھی پھیلی۔ اور علمائے دیوبند نے مال و زر و دنیوی حرص و طمع میں صرف اس کی حمایت ہی نہیں بلکہ صریح کفریات لکھ کر اس کی اشاعت کی۔ اور اسلام کی جڑیں کمزور کرنے کے لئے و مسلمانوں کا شیرازہ بکھیرنے کیلئے بھرپور جد و جہد سے کام لیا۔ مگر چونکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مطابق قیامت تک دین حق کی حفاظت و حمایت کا اہتمام ہوتا رہے گا۔ چنانچہ صرف تائید الٰہی کے سہارے علمائے حق فتنۂ دیوبندیت و وہابیت کی سرکوبی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی تمام تر توانائیوں کیساتھ زبان و قلم سے کتاب و سنت کی روشنی میں احقاق حق و ابطال باطل میں مصروف ہو گئے، اور اس وقت کے اکابر علمائے اہلسنّت نے دلائل قاہرہ کی روشنی میں ایوان باطل میں زلزلہ برپا کر دیا اور ان کی جڑیں ہلا کر رکھ دیں۔

اس ضمن میں جلالۃ العلم استاذ العلماء حضور حافظ ملت نے ایک مختصر مگر جامع رسالہ بنام **المصباح الجدید المعروف** عقائد علمائے دیوبند تصنیف فرمائی۔ حضور حافظ ملت نے اپنی کتاب میں اس امر کا اہتمام و انتظام کیا ہے کہ سنی مکتبۂ فکر کی کسی بھی کتاب کا حوالہ پیش نہ کیا جائے، تاکہ فرقۂ باطلہ کسی عبارت کو یہ کہہ کر مجروح نہ کریں کہ یہ تو سنی کا ہم پر افترا و بہتان ہے۔ گویا کہ یہ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں دیوبندیت و وہابیت کا صحیح خد و خال نظر آئے گا۔ زیر نظر کتاب میں علمائے

دیوبند صریح کفری عبارت پیش کی گئی ہے، جسے پڑھ کر قاری فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ دیوبندی یہود و نصاریٰ کے خفیہ مبلغ اور کافر و مرتد ہیں۔ مصنف نے کتب وہابیت سے بھرپور حوالوں کا اہتمام کرتے ہوئے وہابیوں کی تفسیر سازی، وہابیوں کی غذائیں، وہابیوں کے عقائد و معمولات پر جو حیرت انگیز انکشاف کئے ہیں، انہیں پڑھ کر سر پیٹ لینے کو جی چاہتا ہے۔ سچ کہا ہے کسی نے!

جب خدا دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے ع

پیش نظر کتاب کی اشاعت سے متعلق شہزادہ حضور سراج ملت حضرت مولانا سید منہاج رضا ہاشمی میاں ناظم اعلیٰ دار العلوم فیضان مفتی اعظم کے نایاب مشورہ کے بعد دار العلوم ہذا سے فارغ ہونے والے طلبہ نے اس کتاب کو وقت کی اہم ضرورت سمجھتے ہوئے شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام طلبہ کو علم نافع عطا فرمائے اور مسلک اعلیٰ حضرت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہم سب کو مسلک اعلیٰ حضرت پر سختی سے قائم فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین و الہ و اصحابہ اجمعین۔

محمد اسلام قادری اویسی
شیخ الادب دار العلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۳۔
مورخہ ۲۷/رجب المرجب ۱۴۳۲ھ

ھماری باتیں

تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ جس دور میں بھی اہل حق کے سامنے باطل پرستوں نے سر ابھارا، سرکشی کا مظاہرہ کیا ان کا سر کچل دیا گیا۔ قرآن پاک کا زبردست اعلان ہے کہ حق ہمیشہ ہمیشہ فتح و کامرانی کیساتھ بلند رہے گا اور باطل کی قسمت میں ذلت و رسوائی اور شکست و ناکامی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

یوں تو اسلام و سنیت کو نقصان پہونچانے والی اور اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دور کرنے والی ایک دو نہیں سینکڑوں جماعتیں دین و مذہب کے نام پر جنم لے چکی ہیں، مگر اس میں سب سے زیادہ خطرناک اور تباہ کن جماعت وہابیوں، دیوبندیوں کی ہے۔ اس لئے کہ ان کا ظاہری مذہبی زندگی مسلمان سنیوں کی طرح ہے، بلکہ تقدس مآبی اور اعمال و عبادت سے ہم لوگوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ جس سے عوام بھولے بھالے مسلمان ان کے دام تزویر میں نہایت آسانی کیساتھ گرفتار ہو جاتے ہیں اور متاع دین و ایماں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ع

خدا محفوظ رکھے اس بلا سے۔

اس بدنام و گمراہ جماعت کا ظاہر جتنا روشن ہے باطن اس سے کہیں زیادہ تاریک ہے۔ اس جماعت کے افراد کہتے اور ہیں، اور لکھتے کچھ اور ہیں۔ اور دل میں رکھتے اور کرتے کچھ اور ہے

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند　　　چوں بخلوت می روند آں کار دیگری می کنند

استاذ محترم حافظ ملت جلالۃ العلم حضرت علامہ الحاج مفتی شاہ عبد العزیز صاحب قبلہ مراد آبادی دامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ نے دنیائے سنیت پر بڑا احسان فرمایا کہ کتاب ''المصباح الجدید'' تصنیف فرما کر سادہ لوح اور کم واقف سنی مسلمانوں کو وہابیوں، دیوبندیوں کے گندے خیالات و عقائد سے آگاہ فرما دیا۔ یعنی ہدایت و رشاد ایسا چراغ روشن کر دیا، جس کی روشنی حق کا حسن و جمال واضح ہو گیا۔ اور باطل کا سیاہ گھناؤنا چہرہ صاف صاف دکھائی دینے لگا۔ دیکھنے والوں کی نگاہوں سے اس کا کوئی خد و خال پوشیدہ نہیں رہ سکا۔

یہی نہیں بلکہ حضرت موصوف مدظلہ العالی نے انصاف و دیانت اور حق پرستی و راست

بازی کی وہ مثال پیش فرمائی ہے کہ مخالفین کی دنیا میں صف ماتم بچھ گئی، لبوں پر مہر سکوت لگ گئی اور شمشیر حق کی کاری ضرب نے ایسے ایسے گہرے زخم دیئے کہ ہر وہابی دیوبندی بلبلا اٹھا اور اپنی اپنی جگہ پر کسمسا کر رہ گیا۔ پھر اپنی شرم وخجالت کا غم غلط کرنے اور اندھے پیرو کاروں کو سمجھانے کے لئے ،،المصباح الجدید،، کے جواب میں محمد حنیف رہبر اعظمی سے ،،مقامع الجدید،، لکھوایا جسکی تردید میں حضرت مولینا محمد محبوب صاحب اشرفی مبارکپوری نے ،،العذاب الشدید ،،لکھ کر وہابیوں، دیوبندیوں کے ہر چھوٹے بڑے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایسا خاموش ولاجواب کردیا کہ صدائے بر نخاست۔

رسالہ جلیلہ نافعہ ''المصباح الجدید '' کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں علمائے دیوبند کے مذہب وعقیدہ کے متعلق تیس ۳۰ سوالات سے جوابات علمائے دیوبند ہی کی معتبر کتابوں کے حوالوں سے درج ہیں۔ ایک حوالہ بھی غلط ثابت کردینے پر ایک لاکھ اکیاون ہزار انعام۔

''المصباح الجدید ''ملک کے دوسرے اداروں سے متعدد بار کئی کئی ہزار کی تعداد میں چھپ چکی ہے۔ اب یہ اس کا نیا ایڈیشن نہایت ہی خوبصورت انداز میں زیور طباعت سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آرہا ہے۔

۷۸۶/۹۲

دعوت فکر

برادران اسلام کی خدمت میں پر خلوص گذارش ہے کہ اس اہم اور جامع رسالہ کو ٹھنڈے دلوں سے بغور پڑھیں۔ متعصب، طرفداری، شخصیت پرستی کو علاحدہ رکھیں۔ ایمان داری اور حق پرستی کو کام میں لائیں۔ اور اپنے ایمان وانصاف سے فیصلہ کریں کہ حق کیا ہے؟ اور باطل کیا ہے؟ کیوں کہ آپ کے سامنے ساری باتیں رکھ دی گئیں ہیں۔ انشاءاللہ مجھے قوی امید ہے کہ حق آفتاب سے زیادہ روشن وتاباں ہوجائے گا۔ مسلمانوں کے دلوں میں اگر اس مدنی تاجدار جناب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت ہے، تو ضرور ان کا ضمیر یہ بتادے گا کہ علمائے دیوبند اپنے اقوال اور مغلظات کے بنا پر اسلامی نقطہ نظر سے کون ہیں؟ اور کس حکم میں داخل ہیں؟ واللہ ہادی الی سبیل الرشاد۔

رسالہ ہذا میں تمام سوالوں کے جواب دیوبندی مذہب پر دیا گیا ہے۔ ہر جواب کا حوالہ علمائے دیوبند کی جدید ایڈیشن والی کتابوں سے درج کیا ہے۔ اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا گیا ہے، البتہ فائدہ اور تنبیہ کے طور پر حضور حافظ ملت نے کہیں کہیں انہی کے قول کی وضاحت کردی ہے۔ حوالہ میں علمائے دیوبند کی کتابوں سے جو عبارتیں نقل کی ہیں، وہ بالکل اصل کے مطابق ہیں۔ ایک عبارت بھی غلط ثابت کردینے پر ایک لاکھ اکیاون ہزار (۱،۵۱۰۰۰) روپئے انعام۔

نیز اپنے سنی بھائیوں سے یہ بھی گذارش ہے کہ اس اہم رسالہ کو حاصل کرکے تمام مسلمانوں کے گھر گھر میں پہنچائیں، تاکہ عقائد صحیحہ اور عقائد باطلہ میں امتیاز کرسکیں۔

نوٹ: ضروری بات یہ ہے کہ اس رسالہ کو از سر نو تخریج کرکے شائع کی گئی ہے۔ اگر کسی کو بھی اس کے حوالہ میں بھی شبہ ہو تو پھر ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں۔ یہاں کی لائبریری (حضور ملک العلماء لائبریری) میں سبھی کتابیں موجود ہیں۔

خدائے وحدہٗ لاشریک سے دعا ہے کہ ہم تمام سنی بریلوی مسلمانوں کو مسلک اعلیٰ حضرت پر سختی سے قائم ودائم فرمائے۔ آمین

محمد مظہر علی رضوی

متعلم جماعت ثامنہ دارالعلوم ہذا، صدر بزم فیضان سید ابوالہاشم علیہ الرحمہ،
(ودیگر فارغین دارالعلوم فیضان مفتی اعظم ۱۴۳۲ھ م/۲۰۱۱ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ

نحمدهٗ ونصلي علی حبیبه الکریم ۔

مکرم ومعظم جناب مولوی صاحب زاد کرمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

ہم لوگ اب تک علمائے دیوبند کے متعلق یہی سنا کرتے تھے کہ وہ بہت بڑے پابند شریعت، متبع سنت، متقی وپرہیزگار ہیں۔ شرک وبدعت سے خود بھی بہت سخت اجتناب کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی شرک وبدعت سے بچانے کے لئے تبلیغ وہدایت کرتے ہیں۔ نیز ان کے ظاہری طرزِ عمل سے بھی ان کا تقدس معلوم ہوتا ہے۔ اپنے وعظوں اور تقریروں میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تعریف بھی کرتے ہیں، ان سب باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ علمائے دیوبند بڑے خوش عقیدہ نہایت متبع سنت اور حضور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیدائی اور فدائی اور حضور سے محبت رکھنے والے ہیں۔

مگر زید یہ کہتا ہے کہ علمائے دیوبند کی سب باتیں نمائشی ہیں، ان کا ظاہری طرزِ عمل جیسا بھی ہو لیکن ان کے عقائد ضرور خلاف حق اور خلاف شرع اور محمد ابن عبدالوہاب نجدی سے ملتے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف محض اس لئے کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ رکھیں۔ مسلمانوں میں اپنا اعزاز واقتدار قائم کریں، ورنہ حقیقت میں ان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت ہرگز نہیں۔ علمائے دیوبند نے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سخت گستاخیاں کی ہیں۔ اپنی کتابوں میں حضور کے لئے بہت گھنا مناسب الفاظ استعمال کئے ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں، جانوروں کے علم سے تشبیہ دی ہے۔ حضور کے علم کو شیطان مردود کے علم سے کم بتایا ہے۔ امتی کے نبی سے عمل میں بڑھ جانے کے قائل ہیں، اسی قسم کے ان کے بہت سے اقوال انہی کی کتابوں میں موجود ہیں۔ جن کا کفر ہونا آفتاب کی طرح روشن ہے۔ اگر ان کو واقعی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت ہوتی تو ایسی گندی عبارتیں اپنی کتابوں میں ہرگز نہیں لکھتے۔ اگر غلطی سے ایسا ہوا بھی تھا، توبہ کر لیتے۔ مگر نہ توبہ کی نہ وہ گندی عبارتیں اپنی کتابوں سے دور کیں۔ بلکہ مدتوں سے چھاپ چھاپ کر اشاعت کر رہے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا یہ ظاہری طرزِ عمل اور اپنے وعظوں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف کرنا محض نمائشی اور کسی غرض پر مبنی ہے اگر حقیقی محبت ہوتی تو ایسی کتابوں کو بجائے چھپانے اور اشاعت کرنے کے جلا دیتے اور توبہ کر لیتے۔ زید کے اس بیان سے

ہمیں سخت حیرت اور نہایت تعجب ہے۔ ہم علمائے دیوبند کے ظاہری تقدس کو دیکھتے ہیں اور ان کی باتیں سنتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی باتیں اپنی کتابوں میں ہرگز نہیں لکھ سکتے، مگر زید باوجود معتبر اور دیانت دار ہونے کے کہتا ہے کہ جو باتیں میں نے بیان کی ہیں اگر وہ علمائے دیوبند کی کتابوں میں نہ ہوں تو میں سخت مجرم اور انتہائی سزا کا مستحق بلکہ ان باتوں کو غلط ثابت کر دینے پر ۵۰۰ روپیہ انعام دینے کا حتمی وعدہ کرتا ہے۔ لہٰذا اس کو بھی جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔ زید نے جو باتیں علمائے دیوبند کے متعلق بیان کی ہیں اگر وہ واقعی ان کی کتابوں میں ہیں تو ہم لوگ ضرور ان سے قطع تعلق رکھیں گے اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اسی بات پر آمادہ کریں گے۔ اور اگر زید کا بیان غلط ہے اور یہ باتیں علمائے دیوبند کی کتابوں میں نہیں ہیں تو زید کو برادری اور پنچایت کی رو سے سخت سزا دیں گے اور اس کے وعدے کے مطابق ۵۰۰ روپیہ بھی وصول کریں گے۔ لہٰذا اس کی تحقیق کے لئے زید کے بیان سے تیس سوال قائم کر کے حاضر خدمت کرتے ہیں۔ امید ہے کہ ہر سوال کا جواب نمبروار علمائے دیوبند ہی کی کتابوں کے حوالہ سے عام فہم تحریر فرمایا جائے، تا کہ مسلمان بہ آسانی سمجھ کر صحیح نتیجہ پر پہنچ سکیں۔

سائلین: ملا عبدالحمید، پیش امام جامع مسجد، حکیم عبدالمجید، حافظ عبدالمجید، محمد صدیق
نمبردار: نذیر احمد چودھری، ساکن قصبہ بھوجپور ضلع مرادآباد۔

حامداً للہ رب العالمین ومصلیاً علی حبیبه سید المرسلین۔

مکرمان بندہ وعلیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ حضرات کا مرسلہ خط جو زید کے بیان اور تیس سوالات پر مشتمل موصول ہوا۔ حسب فرمائش ہر سوال کا جواب علمائے دیوبند ہی کے معتبر اقوال سے دیتا ہوں اور ہر ایک حوالہ نمبروار انہیں کی کتابوں سے درج کرتا ہوں، لیکن پہلے اجمالاً اتنا بتا دوں کہ زید کا بیان بالکل صحیح ہے۔ واقعی علمائے دیوبند کی کتابوں میں ایسے بہت سے اقوال ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ثابت ہے۔ ان میں سے بعض عبارتیں جوابات کے حوالوں میں بھی آئیں گی جو اس ثبوت کے لئے کافی ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اپنے نبی حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کو پہچانیں اور سچے دل سے ان کی تعظیم وتوقیر کریں۔ وما توفیقي الا باللّٰہ وهو حسبي ونعم الوکیل۔

سوالات وجوابات

مع حوالہ نمبروار

سوال ۱۔ کیا علمائے دیوبند کے نزدیک خدا کے سوا کوئی اور بھی مربی خلائق ہے۔ اگر ان کے عقیدے میں سوائے خدا کے کوئی دوسرا بھی مربی خلائق ہے تو وہ کون ہے؟

جواب ۱۔ ہاں علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد گنگوہی مربی خلائق ہیں۔ جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں

حوالہ ۱۔ مرثیہ رشید احمد۔ مصنفہ مولوی محمود حسن صفحہ نمبر ۱۲ پر ہے۔

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے ☆☆ مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

تنبیہ: اس شعر میں مولوی محمود حسن صاحب نے مولوی رشید احمد صاحب کو مربی خلائق لکھا ہے جو رب العالمین کے ہم معنی ہے۔ شاید ضرورت شعری کی وجہ سے رب العالمین نہیں لائے۔ یہ ہے پیشوائے دیوبند کی عقیدت مندی کتنے کھلے لفظوں میں اپنے پیر کو ساری مخلوق کو پالنے والا کہہ رہے ہیں۔ واقعی پیر پرستی اسی کا نام ہے۔

سوال ۲۔ وہ مسیحا کون ہے جس نے مردے بھی جلائے اور زندوں کو بھی مرنے سے بچالیا۔ کیا علمائے دیوبند میں کوئی ایسا مسیحا ہوا ہے؟

جواب ۲۔ ہاں وہ مسیحا اہل دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔ چنانچہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی ان کی شان میں فرماتے ہیں اور پکار کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی پیر کی مسیحائی دکھاتے ہیں۔

حوالہ ۲۔ مرثیہ رشید احمد، مصنفہ محمود حسن، ص ۲۲

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا ☆☆ اس مسیحائی کو دیکھیں ذری (☆ حاشیہ) ابن مریم

تنبیہ: واقعی دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت بڑھ گئی، کیونکہ جو کام عیسیٰ علیہ السلام بھی نہ کر سکے، وہ مولوی رشید احمد صاحب نے کر کے دکھا دیا۔ مردے جلانے میں برابر ہی تھے، مگر زندوں کو موت سے بچالیا۔ اس میں ضرور عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ گئے۔ جب ہی تو عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی مسیحائی دکھائی جاتی ہے۔ اگر مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھی ہوئی نہ جانتے تو یہ نہ کہتے ''اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم۔'' مسلمانو! انصاف کرو۔ کیا اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں ہے؟ ہے اور ضرور ہے۔

((☆ حاشیہ) اہل زبان حضرات ذری دیوبندیوں کی اردو ملاحظہ کریں۔ حیرت ہوتی ہے کہ علمائے دیوبند کی زبان دانی کا یہ عالم۔ اور حوصلہ ہے سرکار دو جہاں عالم ما کان وما یکون صلی اللہ علیہ وسلم کو اردو زبان سکھانے کا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ ۔۱۲۔ نسیم بستوی۔)

سوال ۳۔ کیا کسی انسان کے کالے کالے بندے بھی یوسف ثانی ہیں؟ علمائے دیوبند کے معتبر اقوال سے جواب دیجئے؟

جواب ۳۔ مولوی رشید احمد صاحب کے کالے کالے بندے یوسف ثانی ہیں۔ چنانچہ ان کے خلیفہ مولوی محمود حسن صاحب فرماتے ہیں:

حوالہ ۳۔ مرثیہ رشید احمد صاحب صفحہ ۱۱۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں ☆☆ عبید (☆ حاشیہ) سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

تنبیہ: کیا خوب کہا۔ خدائے تعالیٰ کے اعلیٰ درجہ کے حسین وجمیل بندہ یوسف علیہ السلام ہیں۔ مگر مولوی رشید احمد صاحب کے کالے کالے ہی بندے یوسف ثانی بنا دیئے گئے، ان گورے گورے بندوں کا کیا ٹھکانہ۔ واقعی مقبولیت اسی کا نام ہے۔ مسلمانو! غور کرو گے تو معلوم ہو جائیگا کہ اس ایک ہی شعر میں خدا اور اسکے رسول دونوں پر ہاتھ صاف کر دیا۔

((☆ حاشیہ) عبید جمع ہے عبد کی۔ عبد کا معنی بندہ ہے، سود جمع ہے اسود کی، اسود کا معنی کالا۔ عبید سود کا معنی کالے بندے اس مصرع کا ترجمہ یہ ہے ان کے یعنی رشید احمد گنگوہی کے کالے کالے بندوں کا

لقب یوسف ثانی معاذاللہ تعالیٰ قطع نظر اس امر سے ہے کہ گنگوہی صاحب کے جن کالے کالے بندوں کا لقب یوسف ثانی تھا وہ کون کون لوگ تھے۔ ان کا نام کیا تھا۔ کہاں رہتے تھے۔ وہ بندگان گنگوہی کس کی صحبت میں رہنے کی برکت سے کالے ہوگئے تھے۔ کہنا یہ ہے کہ دیوبندی مذہب میں جب عبدالنبی نام رکھنا شرک وکفر ہے جیسا کہ بہشتی زیور ص ۳۵ میں مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب نے لکھا ہے تو پھر عبدالگنگوہی کہنا کیونکر جائز ہے۔ جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی نے اس مصرع میں کہا ہے، سچ کہا ہے کہ دیوبندیوں کو تو صرف مسلمانوں کے پیارے نبی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض وجلن ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ (نسیم بستوی)

سوال ۴۔ علمائے دیوبند کے نزدیک بانی اسلام کا ثانی کون ہے؟

جواب ۴۔ علمائے دیوبند مولوی رشید احمد صاحب کو بانی اسلام (خدا) کا ثانی جانتے ہیں۔ جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب نے لکھا ہے:

حوالہ ۴۔ مرثیہ رشید احمد، صفحہ ۶۔

زباں پر اہلِ اہوا کی ہے کیوں اُعْلُ ہُبَل شاید ☆☆ اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

سوال ۵۔ کیا عارف لوگ کعبہ شریف میں پہنچ کر کسی دوسری جگہ کو تلاش کیا کرتے ہیں؟ وہ کون سی جگہ ہے؟ کیا علمائے دیوبند نے کوئی ایسی جگہ بنائی ہے؟

جواب ۵۔ ہاں عارف لوگ کعبہ معظّمہ جا کر گنگوہ تلاش کیا کرتے ہیں۔ جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی فرماتے ہیں:

حوالہ ۵۔ مرثیہ رشید احمد ص ۱۳۔

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ ☆☆ جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق وشوق عرفانی

تنبیہ: کعبہ معظّمہ جو بیت اللہ خانۂ خدا ہے، اس میں پہنچ کر بھی گنگوہ کی ہی دھن لگی ہوئی ہے۔ اسے دیوبندی عرفان کا نشہ اور گنگوہی معرفت کا خمار نہ کہا جائے تو اور کیا ہے؟

سوال ۶۔ دونوں جہاں کی حاجتیں کس سے مانگیں؟ روحانی، جسمانی حاجتوں کا قبلہ کون ہے؟ دیوبندی مذہب پر جواب دیا جائے؟

جواب ۶۔ روحانی اور جسمانی سب حاجتوں کا قبلہ دیوبندی مولوی کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں۔ ساری حاجتیں انہیں سے طلب کرنا چاہئے۔ ان کے سوا کوئی حاجت روا نہیں۔ جیسا کہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی فرماتے ہیں: دیکھو!

حوالہ ۶۔ مرثیہ رشید احمد، ص ۱۰۔

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب ☆☆ گیا وہ قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی

فائدہ: مولوی رشید احمد صاحب نے غیر اللہ سے مدد مانگنے کو شرک بتایا ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۶ پر ہے: ''غیر اللہ سے مدد مانگنا اگرچہ ولی ہو یا نبی شرک ہے''۔ اور مولوی محمود حسن صاحب دونوں جہان کی حاجتیں انہیں سے مانگ رہے ہیں۔ قبلہ حاجات انہیں کو کہہ رہے ہیں۔ لہٰذا فتاویٰ رشیدیہ کے حکم سے مولوی محمود حسن صاحب مشرک ہوئے، اور اگر مولوی محمود حسن صاحب کو موحد کہا جائے تو مولوی رشید احمد صاحب کو ضرور خدا کہنا پڑے گا۔ بولو! کیا کہتے ہو؟

سوال ۷۔ استثناء سارے جہاں کا مخدوم کون ہے؟ اور سارا عالم کس کی اطاعت کرتا ہے؟ علمائے دیوبند کے مذہب پر جواب دیا جائے؟

جواب ۷۔ سارے عالم کے مخدوم دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ہیں اور سارا عالم انھیں کی اطاعت کرتا ہے حوالہ ملاحظہ ہو:

حوالہ ۷۔ مرثیہ رشید احمد مصنفہ مولوی محمود حسن صاحب کے پہلے صفحہ پر ہے مخدوم الکل مطاع العالم جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی۔

سوال ۸۔ وہ کون حاکم ہے جس کا کوئی حکم بھی علمائے دیوبند کے نزدیک ٹل نہیں سکتا اور اس کا ہر حکم قضائے مُبْرَم ہے؟

جواب ۸۔ ایسے حاکم تو صرف مولوی رشید احمد صاحب ہی ہیں، ان کا کوئی حکم کبھی نہیں ٹلا اس لئے

کہ ان کا ہر حکم قضائے مبرم کی تلوار ہے۔

حوالہ ۸۔ مرثیہ رشید احمد، ص ۳۱۔

نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا ☆☆ اس کا جو حکم تھا تھا سیف قضائے مبرم

فائدہ: واقعی کوئی حکم نہیں ٹلا۔ اور ٹلتا کیسے مربی خلائق تھے، کوئی مذاق تھے۔ اور عقیدت مند لوگوں نے کسی حکم کو ٹلنے بھی نہ دیا۔ اس سے زیادہ عقیدتمندی اور کیا ہوگی کہ جب مولوی رشید احمد صاحب نے کوے کھانے کا حکم دیا تو علمائے دیوبند نے یہ سمجھ کر کہ مربی خلائق کا حکم ہے۔ آنکھ بند کر کے تسلیم کر لیا اور کوے کھانے لگے۔

سوال ۹۔ وہ کون ہے، جس کی غلامی کا داغ دیوبندی مذہب میں مسلمانی کا تمغہ ہے؟

جواب ۹۔ وہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، انہیں کی غلامی مسلمانی کا تمغہ ہے۔ چنانچہ مولوی محمود حسن صاحب فرماتے ہیں:

حوالہ ۹۔ مرثیہ رشید احمد، ص ٦۔

زمانہ نے دیا اسلام کو داغ اس کی فرقت کا ☆☆ کہ تھا داغ غلامی جس کا تمغائے مسلمانی

تنبیہ: مولوی رشید احمد صاحب کے غلامی کا داغ جب مسلمانی کا تمغہ ہوا تو جو ان کا غلام بنا اسی کو یہ تمغہ ملا۔ اور جس نے ان کی غلامی نہ کی وہ تمغہ سے محروم رہا۔ لہٰذا دیوبندی یا تو تمام صحابہ و تابعین ائمہ و مجتہدین و اولیائے کاملین کو مولوی رشید احمد صاحب کا غلام مانتے ہوں گے یا ان تمام مقبولان خدا کو مسلمانی کے تمغے سے خالی جانتے ہیں۔

سوال ۱۰۔ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوا ہے، جو اکیلا ہی صدیق اور فاروق دونوں ہو؟

جواب ۱۰۔ ہاں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی صدیق اور فاروق دونوں تھے۔ چنانچہ مولوی محمود حسن صاحب ان کی شان میں تحریر فرماتے ہیں:

حوالہ ۱۰۔ مرثیہ رشید احمد، ص ١٦۔

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کہئے عجب کیا ہے ☆☆ شہادت نے تہجد میں قدمبوسی کی گر ٹھانی

فائدہ

ان دس سوالوں کے جوابات مولوی محمود حسن صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب ”مرثیہ رشید احمد“ کے حوالہ سے لکھے ہیں۔ ایک حوالہ بھی غلط ثابت کر دینے پر مبلغ ۵۰۰ روپیہ انعام۔ مسلمانو! ذرا تعصب اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر غور سے پڑھو اور نظر انصاف سے دیکھو تو حق و باطل آفتاب سے زیادہ روشن ہو جائے گا۔ معلوم ہو جائے گا کہ مشرک و بدعتی کون ہے؟ دیکھو! علمائے دیوبند اپنے پیروں سے کیسی عقیدت رکھتے ہیں۔ اپنے پیروں کو مربی خلائق مانتے ہیں۔ بانی اسلام کا ثانی جانتے ہیں۔ یعنی دوسرا خدا۔ مسیحائی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھاتے ہیں۔ کعبہ مین پہنچ کر بھی پیر ہی کا در گنگوہ تلاش کرتے ہیں۔ بلا تخصیص سارے جہان کو ان کا خادم اور مطیع جانتے ہیں۔ ان کی حکومت مثل خدا مانتے ہیں۔ اپنے پیر کی غلامی کو مسلمانی کا تمغہ بتاتے ہیں۔ مسلمانو! اللہ انصاف کرو۔ اور سچ سچ بتاؤ اور بلا رعایت کہو کہ جو لوگ اپنے پیروں سے ایسا عقیدہ رکھتے ہیں وہ حق پرست یا پیر پرست؟ موحد ہیں یا مشرک؟

سوال ۱۱۔ کیا رحمۃ اللعالمین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں؟ یا علمائے دیوبند کے نزدیک امتی کو بھی رحمۃ اللعالمین کہہ سکتے ہیں؟

جواب ۱۱۔ رحمۃ اللعالمین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت مخصوصہ نہیں، بلکہ علمائے ربانیین (علمائے دیوبند) کو بھی رحمۃ اللعالمین کہنا جائز ہے۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ ہو:

حوالہ ۱۱۔ فتاویٰ رشیدیہ، ص ۱۰۴، ناشر فرید بکڈپو۔

”لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے، بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علمائے ربانیین (علمائے دیوبند) بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں، لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے“۔ فقط بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

فائدہ: علمائے دیوبند کے نزدیک چونکہ مولوی رشید احمد صاحب عالم ربانی ہیں اور ان کا حکم ہے کہ عالم ربانی کو رحمۃ اللعالمین کہنا درست ہے۔ لہٰذا علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی رشید احمد رحمۃ اللعالمین ہوئے اسی لئے مولوی رشید احمد صاحب نے اپنی رحمت کے بہت سے جلوے دکھائے جن میں ایک خصوصیت کیساتھ قابل ذکر ہے، وہ یہ کہ آپ نے کوا کھانے پر ثواب مقرر کردیا ہے۔ یہ بے پیسہ اور بغیر دام، مفت کا سیاہ مرغ مولوی رشید احمد صاحب نے حلال فرما کر اس کے کھانے والے کے لئے ثواب بھی مقرر کر دیا ہے۔ اس سے زیادہ دیوبندیوں کے لئے اور کیا رحمت ہوگی کہ پیسہ لگے نہ کوڑی، مفت ہی میں سالن کا سالن اور ثواب کا ثواب۔ دیکھو نمبر ۲۰۔

سوال۱۲۔ علمائے دیوبند کے نزدیک امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرثیہ لکھنا کیسا ہے؟

جواب۱۲۔ لکھنا تو درکنار اگر لکھا ہوا بھی مل جائے تو جلا دینا یا زمین میں دفن کر دینا ضروری ہے۔

حوالہ ملاحظہ ہو:

حوالہ ۱۲۔ فتاویٰ رشیدیہ ص۵۷۷۔ ناشر فرید بکڈپو۔

سوال مرثیہ جو تعزیہ وغیرہ میں شہیدان کربلا کے پڑھتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس ہوں وہ دور کرنا چاہے تو جلا دینا مناسب ہے یا فروخت کر دینا۔ فقط

الجواب:۔ ان کا جلا دینا یا زمین میں دفن کر دینا ضروری ہے۔ فقط

تنبیہ: مسلمانو! ذرا غور کرو۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرثیہ کو تو جلانا اور زمین میں دفن کرنا ضروری ہے، مگر خود مولوی رشید احمد صاحب کا مرثیہ لکھنا درست ہے۔

سوال۱۳۔ علمائے دیوبند کا مرثیہ لکھنا کیسا ہے؟ اور اگر لکھا ہوا مل جائے تو شہیدان کربلا کے مرثیے کی طرح اس کو بھی جلا دینا اور زمین میں دفن کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب۱۳۔ علمائے دیوبند کا مرثیہ لکھنا بلا کراہت جائز و درست ہے۔ شہیدان کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مرثیہ کی طرح اس کو جلا دینا، زمین دفن کر دینا نہیں چاہئے۔

حوالہ ۱۳۔ کیونکہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی محمود حسن صاحب نے اپنے پیر مولوی رشید احمد صاحب کا مرثیہ لکھا اور چھاپ کر شائع کیا۔ مدت دراز سے ہزاروں کی تعداد میں چھپ کر فروخت ہو رہا ہے، اور آج تک کسی دیوبندی مولوی نے رشید احمد کے مرثیہ کو جلانے یا زمین میں دفن کرنے کا فتویٰ شائع نہیں کیا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک علمائے دیوبند کا مرثیہ لکھنا بلا کراہت درست اور جائز ہے۔ شہیدان کربلا کے مرثیہ کی طرح اس کو جلانے یا دفن کرنے کا حکم نہیں۔ عقیدتمندی اسی کا نام ہے۔

سوال۱۴۔ ماہ محرم میں ذکر شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح روایت کیساتھ بیان کرنا، سبیل لگانا، چندہ سبیل میں دینا، شربت یا دودھ بچوں کو پلانا، درست ہے یا نہیں؟ دیوبندی مذہب میں ان سب باتوں کا کیا حکم ہے؟

جواب۱۴۔ صحیح روایت کے ساتھ بھی محرم میں ذکر شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرنا دیوبندی مذہب میں حرام ہے۔ سبیل لگانا، چندہ سبیل میں دینا، شربت میں دینا، بچوں کو دودھ پلانا سب حرام ہے۔ جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں:

حوالہ ۱۴۔ فتاویٰ رشیدیہ ص۱۳۹، ناشر فرید بکڈپو۔

”محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو، یا سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے۔“ فقط

تنبیہ: مسلمانو! ذرا غور سے سنو۔ یہ تو سب حرام! مگر ہولی دیوالی تو کفار کے آتش پرست دن ہیں وہ اس کی خوشی میں جو چیزیں مسلمانوں کے یہاں بھیجیں وہ سب درست ہے۔ ملاحظہ ہو۔

سوال۱۵۔ ہندو اپنے تیوہار ہولی یا دیوالی وغیرہ میں پوری اور کچھ کھانا بطور تحفہ مسلمانوں کو دیں تو اس کا لینا اور کھانا درست ہے یا محرم کے شربت اور دودھ وغیرہ کی طرح علمائے دیوبند کے نزدیک یہ بھی حرام ہے؟

جواب۱۵۔ ہولی اور دیوالی کا یہ تحفہ ہندوؤں سے لینا اور اس کا کھانا درست ہے۔ محرم کے شربت اور دودھ کی طرح علمائے دیوبند کے نزدیک یہ حرام نہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ میں اس کو درست لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حوالہ ۱۵۔ فتاوی رشیدیہ، ص۵۷۵۔ ناشر فرید بکڈپو۔

مسئلہ۔ ہندو تیوہار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

جواب: درست ہے۔ فقط

تنبیہ: مسلمانو! غور کرو۔ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب باوجودیکہ محرم کے شربت، دودھ وغیرہ سب کو حرام بتا رہے ہیں۔ مگر ہولی اور دیوالی سے ایسا خاص تعلق ہے کہ اس کے ہر کھانے کو جائز اور درست فرما رہے ہیں۔ اسی کا نام ہے عقیدت۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف جو چیز منسوب ہو جائے، وہ تو نادرست اور حرام ہو جائے، مگر ہولی، دیوالی کی طرف نسبت کرنے سے کوئی خرابی نہ آئے، جائز اور درست ہی رہے۔ جب نسبت دونوں جگہ موجود ہے تو ہولی کو ہر کھانے کو جائز اور درست کہنا اور محرم کے شربت اور دودھ کو بھی حرام بتانا یا تو ہولی، دیوالی کی عقیدت کا نشہ ہے یا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصومت کا غلبہ ہے۔

بوقت صبح شود ہمچوں روز معلومت　　　کہ با کے باختۂ عشق در شب دیجور۔

سوال ۱۶۔ جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کافر کہے، وہ علمائے دیوبند کے نزدیک سنت جماعت سے خارج ہوگا یا نہیں؟

جواب ۱۶۔ صحابہ کو کافر کہنے والا علمائے دیوبند کے نزدیک سنت و جماعت سے خارج نہیں۔ جیسا کہ فتاوی رشیدیہ میں ہے:

حوالہ ۱۶۔ فتاوی رشیدیہ، ص۱۳۴، ناشر فرید بکڈپو۔

''جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے، اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔''

تنبیہ: کتب معتبرہ میں ائمہ تو یہ تصریح فرمائیں کہ ایسا شخص اہلسنّت سے خارج بلکہ حضرات ابوبکر صدیق و عمر فاروق کی شان میں تبراء کرنے والے کو فقہاء کرام نے کافر لکھا۔ مگر گنگوہی صاحب کے نزدیک ایسے سخت تبراء کرنے کے بعد بھی سنی ہی رہتا ہے۔ بعض عقیدتمند طرفداری میں یہ کہا

کرتے ہیں کہ یہ کاتب کی غلطی ہے کہ ہوگا کی جگہ نہ ہوگا لکھ دیا ہے، مگر یہ محض غلط ہے، اس لئے کہ فتاوی رشیدیہ کئی بار چھپا ہے مختلف مطبوعوں میں طبع ہوا ہے، اگر کاتب کی غلطی ہوتی تو ایک چھاپے میں ہوتی دو میں ہوتی ہر چھاپے میں ہر کتاب میں یہی عبارت ہے۔ علاوہ اس کے اس سے دو ہی سطر پہلے صفحہ اپر خود مولوی رشید احمد صاحب لکھتے ہیں کہ جو شخص حضرات صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے۔ فقط۔ اور ظاہر ہے کہ صرف فاسق ہونے سے سنت جماعت سے خارج نہیں ہوتا تو پھر کاتب کی غلطی کیسے ہوسکتی ہے، مولوی رشید احمد صاحب کی پچھلی عبارت پکار کر کہہ رہی ہے کہ کاتب کی غلطی ہرگز نہیں۔ بلکہ گنگوہی صاحب کا عقیدہ ہی ایسا ہے۔

سوال ۱۷۔ علماء کی توہین و تحقیر کرنے والا بھی علمائے دیوبند کے نزدیک سنت جماعت سے خارج ہوگا یا نہیں؟

جواب ۱۷۔ علماء کی توہین کرنے والے کا سنت جماعت سے خارج ہونا تو درکنار ایسا شخص تو علماء دیوبند کے نزدیک مسلمان ہی نہیں کافر ہے۔ چنانچہ فتاوی رشیدیہ میں ہے:

حوالہ ۱۷۔ فتاوی رشیدیہ، ص۵۷۔ ناشر فرید بکڈپو۔

''علماء کی توہین و تحقیر کو چونکہ علماء نے کفر لکھا ہے جو بوجہ امر علم اور دین کے ہو۔''

فائدہ: یہ بات قابل غور ہے کہ صحابہ کی تکفیر کرنے والے کو کافر کہنا تو بڑی بات۔ سنت جماعت سے بھی خارج نہیں کرتے۔ جیسا کہ حوالہ نمبر ۱۶ میں گزرا اور علماء کی توہین کرنے والے کو دائرۂ اسلام سے خارج کر کے کافر کہتے ہیں۔ آخر اس میں کیا حکمت ہے؟ سوائے اس کے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ اس میں اپنا بچاؤ مقصود ہے۔ چونکہ خود عالم ہیں۔ لہٰذا اپنی توہین کا دروازہ بند کیا ہے۔ صحابہ سے کیا مطلب کیا غرض۔ ان کی چاہے کوئی کتنی ہی بے ادبی کرے، کافر کہے اپنا کیا بگڑتا ہے۔

سوال ۱۸۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ محفل میلاد شریف میں قیام تعظیمی ہوتا ہے اور غلط روایتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اس وجہ سے علمائے دیوبند محفل میلاد شریف کو ناجائز کہتے ہیں ورنہ اور کوئی وجہ

نہیں۔ لہذا سوال یہ ہے کہ ایسی مجلس میلاد منعقد کرنا جس میں صحیح روایتیں پڑھی جائیں اور قیام بھی نہ کیا جائے اور کوئی کام بھی خلاف شرع نہ ہو ایسی محفل میلاد شریف بھی علمائے دیوبند کے نزدیک جائز ہے یا نہیں؟

جواب ۱۸۔ مجلس میلاد میں اگرچہ کوئی بات خلاف شرع نہ ہو، قیام بھی نہ ہو، روایتیں بھی صحیح پڑھی جائیں تب بھی علمائے دیوبند کے نزدیک جائز نہیں۔ اس کے ثبوت میں فتاویٰ رشیدیہ کا سوال وجواب ملاحظہ ہو۔

حوالہ ۱۸۔ فتاویٰ رشیدیہ۔ ص ۱۳۰، ناشر فرید بکڈپو۔

سوآل انعقاد مجلس میلاد بدون قیام بروایت صحیح درست ہے یا نہیں؟

جواب: انعقاد مجلس مولود ہر حال میں ناجائز ہے، تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

فائدہ : مجلس میلاد کو ہر حال ناجائز بتایا یعنی مطلقاً حرام ہے، اس کے جائز ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں۔ جبھی تو کہا ہر حال ناجائز ہے۔ جو دیوبندی مولوی بغیر قیام کے میلاد شریف کو جائز کہتے ہیں، ان کو فتاویٰ رشیدیہ دکھاؤ اور پوچھو کہ تم نے اپنے پیشوا مولوی رشید احمد کے فتوے کے خلاف جائز کیوں کہا۔ ناجائز کہنے والا کون ہے؟ تمہارے نزدیک اگر مولوی رشید احمد صاحب کا فتویٰ صحیح ہے تو اپنا حکم بتاؤ کہ تم نے ناجائز کو جائز لکھا ہے۔ بولو کیا کہتے ہو؟ بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو پھانسنا مقصود ہے۔ جہاں جیسا موقع دیکھا ویسا کہہ دیا۔ کچھ بھی مسلمان دام میں پھنسے رہیں۔

سوال ۱۹۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ماننا کیسا ہے؟ اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کا علمائے دیوبند کے نزدیک کیا حکم ہے؟

جواب ۱۹۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ماننا شرک جلی ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا علمائے دیوبند کے نزدیک بلاشبہ مشرک ہے۔ جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں:

حوالہ ۱۹۔ فتاویٰ رشیدیہ۔ ص ۱۰۳، ناشر فرید بکڈپو۔

’’یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو) علم غیب تھا صریح شرک

ہے۔ فقط۔‘‘

فائدہ : مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت کیا ہے۔ بلکہ تھانوی صاحب تو بچوں، پاگلوں اور تمام جانوروں کے لئے علم غیب ثابت کرتے ہیں۔ اب اے دیوبندیو! بولو۔ گنگوہی صاحب کے فتوے سے تھانوی صاحب کھلے مشرک ہیں یا نہیں؟

سوال ۲۰۔ یہ مشہور کوا جو بستیوں میں پھرتا ہے، نجاست بھی کھاتا ہے، عموماً مسلمان اس کو حرام جانتے ہیں۔ مگر ہم نے سنا ہے کہ علمائے دیوبند کے نزدیک حلال ہے اور اس کا کھانا جائز ہے۔ کیا یہ بات ٹھیک ہے؟

جواب ۲۰۔ دیوبندیوں کے نزدیک یہ کوا بلاشبہ جائز ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں تو علمائے دیوبند کے نزدیک اس کوے کا کھانا ثواب ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ کا سوال وجواب ملاحظہ ہو۔

حوالہ ۲۰۔ فتاویٰ رشیدیہ۔ ص ۵۹۷، ناشر فرید بکڈپو۔

سوآل جس جگہ زاغ معروف کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا۔ یا ثواب نہ ہوگا نہ عذاب۔

جواب: ثواب ہوگا۔ فقط

فائدہ : مولوی رشید احمد صاحب پیشوائے دیوبند نے تصریح فرمادی کہ کوا کھانے ثواب ہے۔ مگر نہ معلوم بعض دیوبندی لوگ اس ثواب سے کیوں محروم ہیں؟ اور یہ مفت کا ثواب کیوں چھوڑے ہوئے ہیں؟ کارثواب میں شرم نہیں چاہئے، بلکہ بالاعلان کوا کھانا چاہئے۔ مفت میں ہم خورما وہم ثواب۔ مرغ تو مباح ہی ہے، مگر کوا کھانے پر جب ثواب ملتا ہے تو علمائے دیوبند کی دعوت میں کوا ہی پیش کرنا چاہئے۔ تا کہ ہم خورما وہم ثواب۔ دونوں باتیں حاصل ہوں۔

سوال ۲۱۔ کیا کوئی ایسی کتاب ہے جس کا رکھنا اور پڑھنا اور اس پر عمل کرنا علمائے دیوبند کے نزدیک عین اسلام اور باعثِ ثواب ہے۔

جواب نمبر ۲۱۔ ہاں وہ کتاب مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تقویۃ الایمان ہے، اس کا رکھنا دیوبندی مذہب

میں عین اسلام ہے جیسا کہ مولوی رشید احمد صاحب نے لکھا ہے۔

حوالہ ۲۱ ۔فتاویٰ رشید یہ صفحہ ۸۰ (ناشر فرید بکڈپو)۔

”اس کا (تقویۃ الایمان کا) رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام اور موجب اجر کا ہے۔“

فائدہ : جب تقویۃ الایمان کا رکھنا اور پڑھنا عین اسلام ہے تو ضروری ہے کہ جس شخص نے تقویۃ الایمان نہ پڑھی اور جس نے اپنے پاس نہ رکھی وہ شخص اسلام سے خارج ہے جسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ تقویۃ الایمان کے لکھنے اور چھپنے سے پہلے کوئی شخص بھی مسلمان نہ تھا اور چھپنے کے بعد بلکہ اس وقت بھی اگر اس معیار سے مسلمانوں کو جانچا جائے تو کم از کم پچانوے فیصد مسلمان یقیناً اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔

مسلمانو! مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی اس کفری مشین کو دیکھو کہ اہلسنّت کو مشرک بناتے بناتے انھوں نے خود اپنے ہم مذہبوں کو بھی جن کے پاس تقویۃ الایمان نہیں ہے یا اس کتاب کو جن لوگوں نے پڑھا نہیں کافر کہنے لگے۔ گنگوہی صاحب کے مذہب میں تقویۃ الایمان کا مرتبہ قرآن مجید سے زائد ٹھرتا ہے مسلمان کے لئے یہ بیشک ضروری چیز ہے کہ قرآن مجید پر ایمان لائے مگر اس کا رکھنا یا پڑھنا عین اسلام نہیں۔ کیوں کہ جس مسلمان کے گھر قرآن مجید نہیں یا جس نے قرآن نہیں پڑھا ہے وہ بھی مسلمان ہے، اگر گنگوہی صاحب کے نزدیک جو تقویۃ الایمان نہیں رکھتا ہے اور نہیں پڑھتا ہے وہ مسلمان نہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

سوال ۲۲ ۔علمائے دیوبند کے نزدیک وہابی کس کو کہتے ہیں۔

جواب نمبر ۲۲ ۔اعلیٰ درجہ کے دین دار اور متبع سنت کو وہابی کہتے ہیں جیسا کہ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب فرماتے ہیں۔

حوالہ ۲۲ ۔صفحہ ۱۱۰، ناشر فرید بکڈپو، فتاویٰ رشیدیہ۔

”اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔“

فائدہ: پھر وہابی کہنے سے دیوبندی کیوں چڑتے ہیں۔ کیا دین دار اور متبع سنت ہونا برا معلوم ہوتا ہے۔

سوال ۲۳ ۔ابن عبد الوہاب نجدی کے متعلق علمائے دیوبند کا کیا عقیدہ ہے۔ اس کو کیسا جانتے ہیں؟

جواب ۲۳ ۔ بہت اچھا عمدہ آدمی، متبع سنت، عامل بالحدیث تھا، نہایت پابند شرع، اعلیٰ درجہ کا مبلغ، شرک و بدعت کا مٹانے والا علمائے دیوبند کے پیشوا۔ مولوی رشید احمد نے اس نجدی کی بڑی تعریف کی ہے، ملاحظہ ہو:

حوالہ ۲۳ ۔صفحہ ۲۸۰ ناشر فرید بکڈپو فتاویٰ رشیدیہ۔

سوال عبد الوہاب نجدی کیسے شخص تھے؟

جواب: محمد بن عبد الوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فائدہ :علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے نجدی وہابی کی تعریف کر کے ثابت کر دیا اور ظاہر کر دیا کہ علمائے دیوبند وہابی ہیں اور نجدی کے ہم عقیدہ ہیں۔ نجدیوں کے جو عقائد ہیں وہی دیوبندیوں کے بھی عقیدے ہیں۔ البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ نجدی حنبلی مذہب رکھتا تھا اور دیوبندی حنفی اور یہ فقط اعمال کا فرق ہوا۔ عقائد میں دونوں ایک ہی ہیں۔

سوال ۲۴ ۔علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان و صراط مستقیم کیسے شخص ہیں۔

جواب ۲۴ ۔مولوی اسمٰعیل دہلوی اعلیٰ درجہ کے متقی پرہیز گار شہید ولی اللہ تھے۔ علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسمٰعیل کی ولایت قرآن مجید سے ثابت ہے۔ چنانچہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے۔

حوالہ ۲۴ ۔فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۷۹، ناشر فرید بکڈپو۔

”ان اولیاءُہٗ الا المتقون۔ کوئی نہیں اولیاء حق تعالیٰ کا سوائے متقیوں کے بموجب اس آیت کے مولوی اسمٰعیل ولی ہوئے اس کے بعد حدیث سے مولوی اسمٰعیل کی شہادت بھی ثابت کی ہے۔“

فائدہ :عقیدت اسی کو کہتے ہیں قرآن و حدیث سے مولوی اسمٰعیل کو ولی اور شہید بنا ڈالا۔ مگر

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ وغیرہ اولیائے کرام کیلئے کبھی ایسی تکلیف گوارہ نہ ہوئی۔ ان کی گیارھویں اور فاتحہ کو شرک و بدعت کہتے کہتے عمر گزار دی۔

سوال ۲۵ ۔ جب علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسمٰعیل دہلوی کی ولایت وشہادت قرآن وحدیث سے ثابت ہے تو ان کے قول کو علمائے دیوبند بھی ضرور مانتے ہوں گے۔ ہم نے سنا ہے کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا خیال آنا گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے اور اس سے نمازی شرک کی طرف چلا جاتا ہے کیا یہ بات صحیح ہے اور مولوی اسمٰعیل نے کس کتاب میں ایسا لکھا ہے۔

جواب ۲۵۔ مولوی اسمٰعیل کے قول کو ماننا کیا بلکہ ان کی کتابوں کا رکھنا ان پر عمل کرنا علمائے دیوبند کے نزدیک عین اسلام ہے جیسا کہ حوالہ نمبر ۲۱ میں گزرا اور یہ بات صحیح ہے کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہے، کہ نماز میں حضور اکرم کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے، اور حضور کا خیال چونکہ تعظیم کے ساتھ آتا ہے، لہذا شرک کی طرف کھینچ لے جاتا ہے، ملاحظہ ہو۔

حوالہ ۲۵ ۔ صراط مستقیم صفحہ ۸۶ ۔ صرف ہمت بسوی شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق درصورت گاؤ خر کہ خود است کہ خیال آں با تعظیم وجلال بسویدائے دل انسان می چسپد خیال بخلاف گاؤ خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی می بود نہ تعظیم۔ بلکہ مہان محقر می بود وایں تعظیم جلال غیر کہ در نماز ملحوظ ومقصود می شود بشرک می کشد۔ نوٹ: صراط مستقیم اردو مترجم مطبوعہ دار الکتاب دیوبند، میں مذکورہ بات ص ۱۴۸ پر ہے۔

سوال ۲۶ ۔ جب علمائے دیوبند کے نزدیک مولوی اسمٰعیل دہلوی کا قول معتبر ہوا تو اب ان کے نزدیک نماز پڑھنے کی کیا صورت ہوگی اس لئے کی نماز میں حضور کا ذکر ہے اور تعظیم ہی کے ساتھ ہے، نماز میں قرآن مجید پڑھنا فرض ہے، اس میں بھی حضور کی تعریف وتوصیف اور ذکر ہے، خاص کر التحیات میں کہ حضور پر سلام بھیجا جاتا ہے اور شہادت پیش کی جاتی ہے، اس وقت تو ضرور آپ کا خیال آتا ہے، تو دیوبندی مذہب میں اور ہر اس شخص کے نزدیک جو اسمٰعیل دہلوی کو مانتا ہے، نماز پڑھنے کا کیا طریقہ ہوگا۔ آیا نماز کے درست ہونے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے یا نہیں۔

جواب ۲۶ ۔ واقعہ تو یہی ہے کہ جب التحیات میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر نمازی سلام بھیجے گا اور آپ کی رسالت کی شہادت دے گا تو یقیناً آپ کا خیال ضرور نمازی کے دل میں آئے گا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کسی کو سلام کیا جائے اور اس کا خیال دل میں نہ آوے بلکہ سلام کرنے سے پہلے ہی دل میں خیال آتا ہے۔ لہذا التحیات پڑھتے وقت حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا خیال آنا تو ضروری ہوا۔ اب خیال کی دو ہی صورتیں ہیں تعظیم کے ساتھ آئے گا یا تحقیر کے ساتھ۔ اگر تعظیم کے ساتھ حضور کا خیال آیا تو بقول مولوی اسمٰعیل دہلوی شرک کی طرف کھینچ گیا۔ کہاں کی نماز اور اگر حقارت کے ساتھ حضور کا خیال آیا تو یقیناً کفر ہوا۔ پھر کیسی نماز۔ کیونکہ نبی کی حقارت کفر ہے اب اس کفر وشرک سے بچنے کے لئے تیسری صورت یہ ہے کہ التحیات ہی نہ پڑھے۔ مگر مصیبت یہ کہ التحیات پڑھنا نماز میں واجب ہے۔ اور واجب کے قصداً ترک سے نماز پوری نہیں ہوتی۔ لہذا التحیات نہ پڑھنے سے بھی نماز پوری نہیں ہوگی اور انہیں پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی۔ اسمٰعیل کے مذہب پر نماز تو کسی صورت میں ہوگی ہی نہیں، البتہ فرق اتنا ہوگا کہ التحیات نہ پڑھنے کی صورت میں شاید کفر وشرک سے بچ جائے۔

فائدہ: کیا مزے کی بات ہے کہ کسی صورت میں نماز پوری نہیں ہوسکتی وجہ یہ کہ صراط مستقیم کی اس ناپاک عبارت میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی سخت توہین ہے۔ کیونکہ حضور کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر بتایا ہے۔ اسی توہین کا وبال ہے کہ خواہ التحیات پڑھے یا نہ پڑھے مگر نماز تو کسی صورت میں پوری ہوتی ہی نہیں۔

سوال ۲۷۔ ہم نے سنا ہے کہ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی کسی سے مراد مانگنے کو اور کسی کے سامنے جھکنے کو کفر وشرک کہتے ہیں، اسی طرح علی بخش، حسین بخش، عبد النبی وغیرہ نام رکھنے کو شرک کفر بتاتے ہیں یا کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسے خبر ہوگئی، اس کو بھی کفر وشرک جانتے ہیں، یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہے، تو میرا کام ہو جائے گا، اسے بھی کفر وشرک ہی کہتے ہیں، کیا یہ بات سچ ہے

کیا واقعی مولوی اشرفعلی صاحب نے ان باتوں کو کفر و شرک کہتے ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت ان افعال و اقوال کی مرتکب ہے۔ اگر تھانوی صاحب کے نزدیک یہ سب باتیں کفر و شرک ہیں تو ان کے نزدیک ہندوستان کے کروڑوں مسلمان کافر و مشرک ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مولوی اشرفعلی صاحب اتنے بڑے عالم ان باتوں کو شرک بتا کر کروڑوں مسلمانوں کو اسلام سے خارج کردیں۔ لہٰذا صحیح واقعہ حوالہ کے ساتھ بیان کیا جائے؟

جواب ۲۷۔ بلاشبہ مولوی اشرفعلی صاحب مراد مانگنے کو، کسی کے سامنے جھکنے کو، سہرا باندھنے کو، علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنے کو کفر و شرک کہتے ہیں۔ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسے خبر ہوگئی، یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہے تو فلاں کام ہوجائے گا۔ ان سب باتوں کو تھانوی صاحب کفر و شرک ہی بتاتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب بہشتی زیور کے پہلے ہی حصہ میں ان میں سے ہر ہر بات کو کفر و شرک لکھا ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

حوالہ ۲۷۔ بہشتی زیور حصہ اول صفحہ ۳۴/۳۵ پر ہے، مقیم بکڈپو۔

"کفر و شرک کی باتوں کا بیان۔ اسی میں ہے کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی، کسی سے مرادیں مانگنا، کسی کے سامنے جھکنا، اسی میں صفحہ ۳۵ پر ہے، سہرا باندھنا، علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا یوں کہنا کہ خدا اور رسول اگر چاہے تو فلاں کام ہو جاوے گا۔"

فائدہ: جب یہ سب باتیں کفر و شرک ہوئیں تو ان کے کرنے والے مولوی اشرفعلی صاحب کے نزدیک کافر و مشرک ہوئے، یعنی سہرا باندھ لیا وہ کافر و مشرک، جس نے علی بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھا کافر و مشرک، کسی کو دور سے پکارا اور یہ سمجھ لیا کہ اسے خبر ہوگئی وہ کافر و مشرک، جس نے یہ کہا کہ اگر خدا اور رسول چاہے تو فلاں کام ہوجائے گا وہ کافر و مشرک۔

مسلمانو! ذرا غور کرو اور بتاؤ کہ یہ چھ باتیں جن کو تھانوی صاحب نے کفر و شرک لکھا ہے، ان میں سے تم نے کوئی بات تو کی نہیں اگر ان میں سے ایک بات بھی تم سے ہوئی ہے تو تھانوی صاحب کے نزدیک تم کافر و مشرک ہو تم چاہے کتنا ہی کہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ مگر تھانوی صاحب کا حکم ہے کہ تم کافر و مشرک ہی ہو۔ میرے خیال میں اگر تھانوی صاحب کے اس معیار سے مسلمانوں کو جانچا جائے تو مشکل ہے فیصدی پانچ مسلمان نکلیں گے اور پچانوے فیصدی مسلمان دائرۂ اسلام

سے خارج ہوکر کافر و مشرک ہوجائیں گے۔ مولوی اشرفعلی صاحب نے ان چیزوں کو کفر و شرک لکھ کر گویا مسلمانوں کو کافر و مشرک بنانے کی مشین تیار کی ہے، جس نے تقریباً پچانوے فیصدی مسلمانوں کو کافر و مشرک بنادیا۔ تھانوی صاحب ذرا گھر کی خبر لیں اور اپنے بڑے پیشوا مولوی گنگوہی صاحب کا نسب نامہ دیکھیں تذکرۃ الرشید صفحہ نمبر ۱۳ میں گنگوہی صاحب کا پدری نسب نامہ یہ ہے:

رشید احمد بن ہدایت احمد بن پیر بخش بن غلام حسن بن غلام علی اور مادری نسب یہ ہے رشید احمد بن کریم النسا بنت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد۔ غور کیجئے! گنگوہی صاحب کے دادا نا نا میں کتنے ایسے ہیں جو تھانوی صاحب کے حکم سے مشرک، اب خود ہی بتائیں کہ گنگوہی ان کے نزدیک کیا ہیں؟

"اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے"

اس بات سے تعجب تو ضرور ہوتا ہے کہ مولوی اشرفعلی صاحب نے ایسا کیوں کیا، مگر جب ان کے عقیدہ کی طرف نظر کی جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں وہابیوں کا عقیدہ ہی یہ ہے کہ سوائے ان کے مختصر جماعت کے ساری دنیا کے مسلمان ان کے نزدیک کافر و مشرک ہیں لہٰذا یہ ان کے عقیدہ کا مسئلہ ہے کہ وہ اپنی جماعت کے علاوہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ردالمختار جلد ۳ صفحہ نمبر ۳۱۹ **کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوهاب الذین خرجوا من نجدی و تغلبوا علیٰ الحرمین و کانوا ینتحاون مذهب الجنابلة لکنهم اعتقدوا انّهم هم المسلمون و ان من خالف اعتقادهم مشرکون و استباحوا بدلکم قتل اهل السنة و قتل علمائهم حتی کسر اللّٰه شرکتهم و خرب بلادهم و ظفر بهم مساکر المسلمین عام ثلث و ثلثین مائتین و الف۔** یعنی جیسا ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے متبعین مین واقع ہوا، جو نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر قابض ہوئے اور اپنے آپ کو حنبلی مذہب ظاہر کرتے تھے لیکن دراصل ان کا اعتقاد یہ تھا کہ مسلمان صرف وہی ہیں باقی سب مشرک ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے اہل سنت اور ان کے علماء کا قتل جائز سمجھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑی ان کے شہر ویران کئے اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی ۱۲۳۳ ہجری میں۔

علامہ شامی نے تصریح فرمادی کہ وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ اپنے سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک ہی جانتے ہیں۔ اور علمائے دیوبند نجدیوں وہابیوں کے ہم عقیدہ ہیں۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب نے اپنے فتاویٰ رشیدیہ میں محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی بہت تعریف کی ہے اس کو متبع سنت عامل بالحدیث شرک و بدعت سے روکنے والا لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو حوالہ نمبر ۲۳ نتیجہ یہ نکلا کہ علمائے دیوبند اپنے سوا ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک جانتے ہیں۔ اور انہیں نجدیوں کے ہم عقیدہ ہیں۔ جو مسلمانان اہل سنت و علمائے اہل سنت کے قتل کو جائز سمجھتے ہیں۔ اگر چہ اس وقت فریب دینے کے لیے اور مسلمانوں کو پھانسنے کے لیے اہل سنت بنتے ہیں اور اپنے کو اہل سنت لکھنے لگے مگر یہ فریب کاری کیسے کام آ سکتی ہے، مولوی رشید احمد صاحب نے نجدی کی تعریف کر کے ثابت کر دیا کہ علمائے دیوبند پکے وہابی اور نجدیوں کے ہم عقیدہ ہیں۔ ہر گز اہل سنت نہیں، بلکہ اہل سنت کے دشمن، ان کے خون کے پیاسے ہیں۔ خدائے تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ان کے مکر سے بچیں اور جانیں کہ مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنے والا کون ہے؟ اس سے کیا تعلق رکھنا چاہئے۔

فائدہ :مولوی اشرفعلی صاحب نے عبدالنبی نام رکھنے کو شرک کہا جس کا ثبوت حوالہ نمبر ۲۷ میں گذرا۔ اور ان کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شمائم امدادیہ میں فرماتے ہیں کہ عباد اللہ کو عباد الرسول کہہ سکتے ہیں۔

جس سے صاف ظاہر ہے کہ عبدالنبی نام رکھنا جائز ہے یعنی جس کو تھانوی صاحب شرک کہہ رہے ہیں اسی کو ان کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب جائز فرما رہے ہیں۔ اگر حاجی امداد اللہ صاحب کا قول صحیح ہے تو عبدالنبی نام رکھنا جائز ہوا۔ حالانکہ مولوی اشرفعلی صاحب اسے شرک کہہ رہے ہیں۔ مسلمانو! بتاؤ جائز کو شرک کہنے والا کون ہے؟ اور اگر تھانوی صاحب کا قول صحیح مانا جائے تو عبدالنبی نام رکھنا شرک ہوا اسی کو حاجی امداد اللہ صاحب جائز فرما رہے ہیں اب بتاؤ شرک کو جائز کہنے والا کون ہے؟ پیر و مرید دونوں میں سے کسی ایک کا تو حکم بتاؤ، کیا بتاؤ گے یہ بدذات وہابیت کے کرشمے ہیں۔ ساون کے اندھے کی طرح ہر چیز میں شرک ہی نظر آتا ہے۔

سوال ۲۸۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو اللہ ربّ العزت نے بعض علم غیب عطا فرمایا تو کیا ایسا علم غیب علمائے دیوبند کے نزدیک بچوں، پاگلوں، جانوروں کو بھی حاصل ہے؟ کیا علمائے دیوبند میں سے کسی نے ایسا لکھا ہے؟

جواب ۲۸۔ علمائے دیوبند کے نزدیک ایسا علم غیب تو ہر زید و عمرو بلکہ ہر بچے اور ہر پاگل اور تمام حیوانوں کو بھی حاصل ہے۔ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو:

حوالہ ۲۸۔ حفظ الایمان صفحہ نمبر ۱۵، دار الکتاب دیوبند۔

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔“

فائدہ:اس عبارت میں مولوی اشرفعلی صاحب نے علم غیب کی دو قسمیں کیں۔ کل اور بعض، کل کو تو بعد میں عقلاً نقلاً باطل کیا اور نہ حضور کے لیے کوئی کل مانتا ہے۔ رہا بعض علم غیب وہ یقیناً حضور کا علم ہے۔ اسی علم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دی۔ جس میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تخت توہین ہے۔

بعض عقیدت مند لوگ محض طرفداری میں کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس عبارت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین نہیں ہے۔ مگر یہ محض اشرفعلی صاحب کی کھلی طرفداری ہے۔ اس لیے اگر یہی عبارت مولوی اشرفعلی صاحب کے لیے بول دی جائے اور یوں کہا جائے کہ مولوی اشرفعلی صاحب کی ذات پر علم کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل، اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں مولوی اشرفعلی صاحب کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے تو یقیناً وہ طرفدار لوگ بھی جامہ سے باہر ہو جاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اس میں مولوی اشرفعلی صاحب کی توہین ہے۔ حالانکہ بالکل وہی عبارت ہے جو اشرفعلی صاحب نے حضور کے لئے لکھی ہے صرف نام کا فرق

ہے۔ اور حفظ الایمان کی عبارت کی جس قدر تاویلیں کی گئی ہیں وہ سب اس میں جاری ہیں۔ مگر پھر بھی کہتے ہیں کہ تھانوی صاحب کی توہین ہے۔ مسلمانوں! غور کرو جس عبارت میں مولوی اشرفعلی صاحب کی توہین ہو وہی عبارت حضور کے لئے بولی جائے تو حضور کی توہین نہ ہو، اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ طرفدار لوگ اپنے نزدیک حضور کا مرتبہ مولوی اشرفعلی صاحب کے برابر بھی نہیں مانتے، ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ جس بات میں تھانوی صاحب کی توہین ہو اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو غضب ہے۔ حیرت ہے اس طرف داری کی کوئی انتہا ہے۔ نبی کے مقابلے میں تھانوی جی کی ایسی کھلی طرفداری؟

شعر
بوقت صبح شود ہچو روز قیامت
کہ با کے باختہ عشق در شب دیجور

مگر مولوی اشرفعلی صاحب خوب سمجھتے ہیں کہ عبارت حفظ الایمان میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ہے اسی وجہ سے آج تک علمائے اہل سنت کے مقابلہ میں مناظرہ کے لیے آنے تک کی بھی تاب نہ لا سکے۔ شخصیت پرستی کے نشہ میں توبہ بھی میسر نہ ہوئی۔ عقیدت مند لوگ ان کی طرفداری میں کچھ اچھلے کودے مگر اس مقدمہ میں جان ہی نہیں کریں تو کیا کریں اسی لیے جہاں جاتے ہیں ذلیل ہوتے ہیں۔ اور کیوں نہ ہو حفظ الایمان کی اس عبارت کا توہین ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔ اس کی طرفداری میں جو کچھ کہا جائے گا وہ کفر کی حمایت ہے، اور کفر کی حمایت میں سوائے ذلت اور رسوائی کے اور کیا ہوسکتا ہے؟ مولی تعالیٰ توبہ کی توفیق دے۔

سوال ۲۹۔ کیا علمائے دیوبند کے نزدیک امتی عمل میں نبی کے برابر ہوسکتا ہے؟

جواب ۲۹۔ ہاں علمائے دیوبند کا یہی عقیدہ ہے کہ امتی عمل میں نبی کے برابر ہوسکتا ہے، بلکہ نبی سے بڑھ سکتا ہے۔ چنانچہ علمائے دیوبند کے پیشوا بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی تحریر فرماتے ہیں۔

حوالہ ۲۹ تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صفحہ ۸، فیصل دیوبند دہلی۔ انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات

بظاہر امتی مساوی ہوجاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

فائدہ: مسلمانو! یہ ہے علمائے دیوبند کا عقیدہ عمل نبی کو امتی پر کوئی فضیلت نہیں مانتے عمل میں نبی کو امتی کے برابر کرتے ہیں۔ بلکہ بڑھاتے ہیں، انہوں نے علم میں فضیلت دی تھی مگر تھانوی صاحب نے اسے بھی اڑا دیا۔ کہہ دیا کہ ایسا علم تو پاگلوں، جانوروں کا بھی ہے۔ ملاحظہ ہو حوالہ نمبر ۲۸۔

سوال ۳۰۔ علمائے دیوبند کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم زیادہ ہے یا شیطان کا؟ حضور کا علم قرآن وحدیث سے ثابت ہے یا شیطان علیہ اللعن کا؟

جواب ۳۰۔ علمائے دیوبند کے نزدیک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے، اور شیطان کے علم کی زیادتی قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ اور حضور کے وسعت علم کے لئے ان کے نزدیک کوئی نص قطعی نہیں، چناچہ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھی اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اپنی کتاب مین تحریر فرماتے ہیں۔

حوالہ ۳۰۔ براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی صفحہ نمبر ۱۲۲/ (کتب خانہ امدادیہ) الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

تنبیہ: مسلمانو! غور کرو مولوی خلیل احمد صاحب و مولوی رشید احمد صاحب پیشوائے علمائے دیوبند نے ساری زمین کا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تو شرک کہا، مگر اسی شرک کو شیطان کے لئے نہایت خوشی کے ساتھ نص سے ثابت مانا، شیطان مردود سے ایسی خوش عقیدگی اور حضور سے ایسی عداوت، اسی عداوت نے تو عقل کو رخصت کر دیا۔ یہ بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ حضور کے لیے جس علم کا ثابت کرنا شرک وہ شیطان کے لئے کیسے ایمان ہوسکتا ہے؟ اور وہ بھی نص سے یعنی قرآن وحدیث سے کہیں قرآن وحدیث سے بھی شرک ثابت ہوتا ہے۔ یہ شیطان سے عقیدت مندی ہے۔ کہ اس کے علم کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے بڑھا دیا۔

مسلمانو! انصاف کرو اور بلا رعایت کہو۔ کیا اس میں حضور کی توہین نہیں ہے؟ ہے اور ضرور ہے اور اگر کوئی طرفدار شخصیت پرست نہ مانے تو اس کو کہو کہ او علم میں شیطان کے برابر یا تیرا فلاں مولوی علم میں شیطان کے برابر ہے، دیکھو جامہ سے باہر ہو جائے گا۔ حالانکہ اس کو برابر ہی کہا ہے اور اگر کسی دیوبندی مولوی کو شیطان کے مقابل گھٹا دیا جائے تو معلوم نہیں کہاں تک نوبت پہنچے مسلمانو! شریعت مطہرہ کا حکم ہے کہ جس کسی نے مخلوق کو حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے علم میں زیادہ کہا وہ شخص کافر ہے۔ شفا شریف کی شرح نسیم الریاض میں فرمایا **مَنْ قَالَ فلان اعلم منه صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلّم فقد عابه وَنقصه فهو سَابٌ۔** ترجمہ: جس کسی نے کہا کہ فلاں کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ علم ہے اس نے حضور کو عیب لگایا، اور حضور کی تنقیص کی وہ حضور کو گالیاں دیتا ہے۔ اور ظاہر بات ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخت توہین ہے پھر اس کے کفر میں کیا شبہ ہے؟

فائدہ

مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی نے اس کفری عبارت کی تاویل میں یہ کہا کہ اس عبارت میں جو حضور کے لئے وسعت علم شرک بتائی ہے اور جس علم کی نفی کی ہے، وہ علم ذاتی ہے، اور ذاتی حضور کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔

مگر افسوس کفر کی حمایت میں ان کی عقل ہی رخصت ہوگئی، یہ بھی نہ سمجھے کہ علم ذاتی کی نفی کا بہانہ تو اس وقت ہو سکتا تھا، جب ان کے خصم حضور کے لئے علم ذاتی ثابت کرتے، جب مقابل علم عطائی ثابت کر رہا ہے، تو ذاتی کی نفی کرنا یقیناً مجنون کی بڑائی ہوگی اور مولوی خلیل احمد صاحب پاگل ٹھہریں گے۔

نیز براہین قاطعہ کی یہ کفری عبارت پکار کر کہہ رہی ہے کہ جس قسم کا علم شیطان کے لئے ثابت مانا ہے اسی قسم کے علم کی حضور سے نفی کی ہے، لہٰذا اگر حضور سے علم ذاتی کی نفی کی ہے تو یقیناً شیطان کے لئے علم ذاتی مانا جو کھلا ہوا شرک ہے۔ اس میں مولوی خلیل احمد صاحب مشرک ٹھہریں

گے، غرضیکہ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب نے براہین قاطعہ کی اس عبارت میں حضور سے علم ذاتی کی نفی بتا کر براہین کے مصنف و مصدق کو مجنون و مشرک بتا دیا یہ حضور کی توہین کا وبال ہے، کہ طرفداری کی جاتی ہے۔ تب مجنون یا پاگل ضرور ٹھہرتے ہیں خداوند تعالیٰ توبہ کی توفیق دے کہ کفر کی حمایت سے توبہ کریں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرتبہ کو پہچانیں اور جانیں کہ حضور کے مقابلہ میں کسی کی طرفداری کام نہ آئے گی۔

فائدہ: مولوی قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے سارے انبیاء علیہم السلام کو عمل میں گھٹایا اور امتیوں کو عمل میں انبیاء سے بڑھایا۔ جیسا کہ حوالہ نمبر ۲۹ میں گذرا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ علمائے دیوبند نے متفق ہو کر انبیاء علیہم السلام کو خصوصاً سید الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو علم اور عمل دونوں فضیلتوں میں امتی اور شیطان سے گھٹایا ہے۔ مسلمانو! آنکھیں کھولو اور انصاف کرو اور علمائے دیوبند کی حقیقت پہچانو۔ اگر تم کو اپنے رسول اپنے نبی اللہ کے محبوب جناب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت ہے تو اس پر مطلع ہونے کے بعد ان کے گستاخوں سے بیزاری و بے تعلقی اختیار کرو۔ اپنے نبی کی ایسی کھلی ہوئی توہین کرنے والے سے تعلق رکھنا، یا اس کو اچھا کہنے والوں اس کے ماننے والوں سے علاقہ باقی رکھنا امتی کا کام نہیں ہو سکتا۔ تمہیں فیصلہ کرو کہ اتنی کھلی توہین کے بعد بھی ایمانی غیرت نہ آئے، اور گستاخ کی طرفداری اور حمایت میں بیجا تاویلیں کی جائیں تو کیا نبی سے عداوت اور دشمنی نہیں ہے۔ واقعی ایسے گستاخ کی طرفداری نبی کی دشمنی اور نبی کا مقابلہ ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

بردران اسلام کی خدمت میں

مخلصانہ گزارش

برادران اسلام! پیارے بھائیوں! دنیا چند روزہ ہے اسکی راحت ومصیبت سب فنا ہونے والی ہے یہاں کی دوستی اور دشمنی ختم ہونے والی ہے۔ دنیا سے چلے جانے کے بعد بڑے سے بڑا رفیق وشفیق بھی کام آنے والا نہیں بعد مرنے کے صرف خدا اور اس کے رسول حضور سیدنا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہی کام آنے والے ہیں۔ سفر آخرت کی پہلی منزل قبر ہے اس میں منکر نکیر آکر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ اور تیرا دین کیا ہے؟ اس کے ساتھ نبی کریم رؤف رحیم حضور سیدنا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے متعلق مردے سے دریافت کرتے ہیں ما تقول فی شان ھذا الرجل ۔ یعنی حضور کی طرف اشارہ کرکے پوچھتے ہیں کہ ان کی شان میں کیا کہتا ہے اگر اس شخص کو نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے عقیدت ومحبت ہے تو جواب دیتا ہے یہ تو ہمارے آقا ومولیٰ کے محبوب حضور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں ان پر تو ہماری عزت آبرو جان ومال سب قربان اس شخص کے لئے نجات ہے اور اگر حضور سے ذرہ برابر کدورت ہے دل میں آپ کی عزت ومحبت نہیں ہے تو جواب نہیں دے سکے گا یہی گنہگار میں نہیں جانتا لوگ جو کہتے تھے میں بھی کہتا تھا اس پر سخت عذاب وذلت کی مار ہے، العیاذ باللہ تعالی

معلوم ہوا کہ حضور کی محبت مدار ایمان ومدار نجات ہے، مگر یہ تو ہر مسلمان بڑے زور سے دعوے کے ساتھ کہتا ہے کہ ہم حضور سے محبت رکھتے ہیں آپکی عظمت ہمارے دل میں ہے لیکن ہر دعوے کیلئے دلیل چاہیئے اور ہر کامیابی کیلئے امتحان ہوتا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرنے والوں کا یہ امتحان ہے کہ جن لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں اور بے ادبیاں کی ہیں ان سے اپنا قطع تعلق کر لیں ایسے لوگوں سے نفرت اور بیزاری ظاہر کریں اگر چہ وہ ماں باپ اور اولاد ہی کیوں نہ ہوں، بڑے سے بڑے مولانا پیر واستاد ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن جب انہوں نے حضور کی شان میں بے ادبی کی تو ایمان والے کا ان سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا، اگر کوئی شخص ان کی بے ادبیوں پر مطلع ہو جانے کے بعد پھر بھی ان کی عزت انکا احترام کرے اور اپنی رشتہ داری یا انکی شخصیت اور مولویت کے لحاظ سے نفرت وبیزاری ظاہر نہ کرے وہ شخص اس امتحان میں ناکامیاب ہے اس شخص کو حقیقتاً حضور کی محبت نہیں صرف زبانی دعویٰ ہے اگر حضور کی محبت اور آپ کی سچی عظمت ہوتی تو ایسے لوگوں کی عزت وعظمت ان سے میل ومحبت کے کیا معنی؟ خوب یاد رکھو پیر اور استاد مولوی اور عالم کی جو عزت ووقعت کی جاتی ہے اس کی محض یہی وجہ ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے تعلق اور نسبت رکھنے والا ہے مگر جب اس نے حضور ہی کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کی، پھر اس کی کیسی عزت؟ اور اس سے کیسا تعلق، اس نے تو خود حضور سے اپنا تعلق قطع کر لیا، پھر مسلمان اس سے اپنا تعلق کیوں کر باقی رکھے گا؟

اے مسلمان! تیرا فرض ہے کہ اپنے آقا ومولیٰ محبوب خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عزت وعظمت پر مر مٹے، ان کی محبت میں اپنا جان ومال عزت وآبرو قربان کرنے کو اپنا ایمانی فرض سمجھے اور ان کے چاہنے والوں سے محبت ان کے دشمنوں سے عداوت لازمی اور ضروری جانے۔ غور کرو۔ کسی کے باپ کو گالی دی جائے اور بیٹے کو سنکر حرارت نہ آجائے تو صحیح معنی میں وہ اپنے باپ کا بیٹا نہیں اسی طرح اگر نبی کی شان میں گستاخی ہو اور امتی سنکر خاموش ہو جائے اس گستاخ سے نفرت وبیزاری ظاہر نہ کرے تو یہ امتی بھی یقیناً صحیح معنی میں امتی نہیں ہے بلکہ ایک زبانی دعوی کرتا ہے جو ہر گز قابل قبول نہیں اس رسالہ میں بعض لوگوں کے اقوال گستاخانہ ضمناً آگئے ہیں مسلمان ٹھنڈے دل سے پڑھیں اور فیصلہ کریں اور اپنی صداقت ایمانی کے ساتھ انصاف کریں کہ ایسے لوگوں سے مسلمانوں کو کیا تعلق رکھنا چاہیے۔ بلا رعایت اور بغیر طرفداری کے کہنا اور یہ بات بھی یاد رکھنا کہ اگر کسی کی شخصیت اور مولویت کا لحاظ کرتے ہوئے اس کی رعایت کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مقابلہ ہے۔ نبی کے مقابلہ میں گستاخ کی طرفداری اور رعایت تمہارے کام نہیں آسکتی۔ **وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین**

خاکسار

عبد العزیز

خادم الطلبہ مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور ضلع اعظم گڑھ۔ یوپی۔

بدمذہبوں بددینوں کے متعلق احکام شرعی

مجلس علماء فیض الرسول براؤں شریف

ضلع بستی، یوپی

ہر سنی کو ہر سنی مسلمان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ دیوبندی مذہب کے بانی مولوی قاسم نانوتوی صاحب نے اپنی کتاب، ،تحذیر الناس، ،ص۴۰ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کیا اور پیشوائے وہابیہ مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھی نے براہین قاطعہ کے ص۱۲۲ میں سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مقدس کو شیطان ملعون سے کم قرار دیا۔ اور مبلغ وہابیہ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے، ،حفظ الایمان ص۱۵ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو ہر خاص و عام انسان بچوں پاگلوں اور جانوروں کے علم غیب کی طرح بتایا۔ چونکہ یہ باتیں یعنی حضور اکرم علیہ الصلوۃ والسلام کو آخری نبی نہ ماننا یا حضور کے علم غیب کو شیطان کے علم سے کم بتایا یا حضور کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کے علم غیب کی طرح قرار دینا تمام مسلمانوں کے نزدیک قطعی کفر ہیں، اس لئے وہابیوں، دیوبندیوں کے چاروں پیشوا مولوی نانوتوی، مولوی گنگوہی مولوی انبیٹھی اور مولوی تھانوی صاحبان بحکم شریعت اسلامیہ کافر و مرتد ہو گئے۔ فتاویٰ حسام الحرمین ص۱۱۲ میں ہے **وبالجملة هٰؤلاء الطوائف كلهم كفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمين وقد قال في البزازيه ولدار العزر والفتاوىٰ الخيريه ومجمع الانهر والدر المختار وغير ها من معتمدات الاسفار في مثل هٰولاء الكفار من شك في كفر ه وعذابه فقد كفر**۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد، اشرفعلی تھانوی، اور ان کے ہم عقیدہ چیلے) سب کے سب کافر و مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں۔۔۔۔ اور بیشک بزازیہ، درر غرر فتاوی خیریہ، مجمع انہر اور ردمختار وغیرہ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق مین فرمایا ہیکہ جو شخص ان کے وعقائد کفریہ پر آگاہ ہو کر ان کے کفر و عذاب میں شک کرے تو خود کافر ہے۔ مکہ شریف کے عالم جلیل حضرت مولانا اسمٰعیل علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے فتویٰ میں تحریر فرماتے ہیں۔ **اما بعد فاقول ان هٰولاء الفرق الواقعين في السوال غلام احمد قادياني ورشيد احمد ومن تبعه، كخليل الانبيتهي اشر فعلي وغيرهم الا شبهة في كفر هم بلا مجال لاشبهة في من شك بل فيمن تو قف في كفرهم بحال من الاحوال.** میں حمد و صلوٰۃ کے بعد کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی، رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد، اشرفعلی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال۔ بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے، بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں۔

(حسام الحرمین ص۱۳۰)

غیر منقسم ہندوستان کے علمائے اسلام کے فتویٰ کا مجموعہ الصوارم الہندیہ کے صفحہ ۷ میں ہے ان لوگوں یعنی قادیانیوں، وہابیوں، دیوبندیوں، کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کے جنازہ کی نماز پڑھنے، ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنے، ان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا کھانے، ان کے پاس بیٹھنے، ان سے بات چیت کرنے اور تمام معاملات میں ان کا حکم بعینہ وہی ہے جو مرتد کا ہے، یعنی یہ تمام باتیں سخت حرام و اشد گناہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ **واما ينسينك الشيطٰن فلا تقعد بعد الذكرىٰ مع القو م الظٰلمين** اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آ جائے پر بدمذہبوں کے ساتھ نہ بیٹھ۔ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ **وان مرضوا ماتوا فلاتشهدوهم ان لقيتم فلا تسلموا عليهم ولا تجالسوا هم ولا تشاربواهم ولا تواكلوهم ولاتناكحواهم ولا تصلوا عليهم ولا تصلوا معهم رواه مسلم عن ابى هريرة وابو داؤد عن ابن عمر وابن ماجه عن جابر والعقيلي وابن حبان عن انس رضى الله تعالى عنهم** یعنی اگر بدمذہب، بددین بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے نہ جاؤ اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازہ پر حاضر نہ ہو۔ اگر ان کا سامنا ہو تو سلام نہ کرو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان سے شادی بیاہ نہ کرو، ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو!

پھر چونکہ قادیانی، وہابی، دیوبندی، غیر مقلد، ندوی، مودودی، تبلیغی، یہ سب کے سب بحکم

شریعت اسلامیہ گمراہ بدعقیدہ بد دین بد مذہب ہیں، اس سے حدیث وفقہ کے ارشاد کے مطابق اس شرعی دینی مسئلہ سے سب کو آگاہ کر دیا جاتا ہے کی قادیانیوں، غیر مقلد، وہابیوں، وہابی دیوبندیوی مودودیوں وغیرہ بد مذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنا سخت حرام ہے ۔ ان سے شادی بیاہ کا رشتہ قائم کرنا اشد حرام ہے، ان کے ساتھ نماز پڑھنا، یا ان کے جنازہ کی نماز پڑھنا سخت گناہ کبیرہ ہے ۔ ان سے تعلقات شرعی قائم کرنا اپنے دین کو ہلاک اور ایمان کو برباد کرنا ہے جو ان باتوں کو مان کر اس پر عمل کرے گا، اس کے لیے نور ہے اور جو نہیں مانے گا اس کے لیے نار ہے ۔ والعیاذ باللہ ۔

جھوٹے مکار دغاباز بد مذہب بد دین ، خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں توہین کرنے والے مرتدین براہ مکروفریب اتحاد واتفاق کا جھوٹا منافقانہ نعرہ بہت لگاتے ہیں اور زور سے لگاتے ہیں ۔ اور جو متصلب مسلمان اپنے دین وایمان کو بچانے کے لیے ان سے الگ رہے اس کے سر اختلاف وافتراق کا الزام تھوپتے ہیں جو مخلص مسلمان شرع کے روکنے کی وجہ سے ان بد مذہبوں کے پیچھے نماز نہ پڑھے اس کو فسادی اور جھگڑالو بتاتے ہیں، جو صحیح العقیدہ مسلمان فتاویٰ حسام الحرمین کے مطابق سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو کافر و مرتد کہے اس کو گالی بکنے والا قرار دیتے ہیں ۔ ایسے تمام صلح کلی منافقوں سے میرا مطالبہ ہے کہ اگر واقعی تم لوگ سنی مسلمانوں سے اتحاد واتفاق چاہتے ہو تو سب سے پہلے بارگاہ الٰہی میں اپنے عقائد کفریہ وخیالات باطلہ سے سچی توبہ کر ڈالو! خدا اور رسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی شان میں گستاخی کرنے سے باز آجاؤ اور گستاخی کرنے والوں کی ترفداری اور حمایت سے الگ ہو جا اور سچا سنی مذہب قبول کر لو!

اگر ایسا کر لو تو ہمارے تمہارے درمیان بالکل اتحاد واتفاق ہو جائے گا اور اگر خدانخواستہ تم اپنے اعتقادات کفریہ سے توبہ کرنے پر تیار نہیں گستاخی کرنے والوں اور اس قسم کے کلمات رذیلہ لکھنے والوں سے رشتہ ختم نہیں کر سکتے، سنی مذہب قبول کرنا گوارہ نہیں تو ہم قرآن وحدیث کی پاک تعلیمات حقہ کو چھوڑ کر بد مذہبوں، بد دینوں سے اتحاد نہیں کر سکتے ۔ رہا متصلب سنی مسلمان کو جھگڑالو، فسادی ، گالی بکنے والا کہنا تو یہ پرانی دھاندلی اور زیادتی ہے گالی تو وہ بک رہا ہے، جس نے تقویۃ الایمان لکھی ، جس نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بڑا بھائی بنایا ، جس نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کرام کو بارگاہ الٰہی میں ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر اور چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہا۔ گالی تو وہ بک رہا ہے، جس نے حفظ الایمان صہ ۱۵ میں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاگلوں اور جانوروں، چوپایوں کے علم غیب کی طرح ٹھرایا بد زبانی تو وہ کر رہا ہے جس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مقدس کو شیطان کے علم سے کمتر قرار دیا ۔ اصل جھگڑالو تو وہ ہے جس نے تحذیر الناس میں مسئلہ ختم نبوت کا انکار کیا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری نبی ماننا جاہل عوام کا خیال بتایا، واقعی فسادی تو وہ ہے جس نے براہین قاطعہ میں اللہ تعالیٰ کے متعلق جھوٹ بول سکنے کا نیا عقیدہ گڑھا، اور جس نے اردو زبان میں سرکار رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علمائے دیوبند کا شاگرد بنایا۔

سنی مسلمان نہ جھگڑالو و فسادی ہے نہ گالی بکنے والا وہ تو شریعت اسلامیہ کے حکم کہ مطابق ان گستاخ مولویوں کو کافر مرتد کہتا ہے، جو بارگاہ احدیت اور سرکار رسالت میں گستاخی کرتے اور ضروریات دین کے منکر ہیں ۔ عقائد ضروریہ دینیہ کی مخالفت کرنے والوں کو کافر و مرتد کہنا ان کے حق میں منافق کا لفظ استعمال کرنا ہرگز ہرگز گالی نہیں ہے، خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کافر، کفار مشرکین، منافقین وغیرہ کلمات مخالفین اسلام کے حق میں ارشاد فرماتا ہے تو کیا کوئی بدنصیب اتنا کہنے کی جرعت کر سکتا ہے کہ قرآن عظیم نے گالی دی ہے، معاذ اللہ تعالیٰ منہ۔

مسلمانوں! وہابیوں، دیوبندیوں سے تمہیں نہ حجت کرنے کی ضرورت ہے نہ ان کا زق زق بق بق سننے کی حاجت ہے تم ان سے گالی گلوچ اور جھگڑا نہ کرو ! بس تم ان کی صحبت سے دور رہو، اپنے سے ان کو دور رکھو! تمہارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں یہی تعلیم دی ہے چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں ۔ **وایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم ۔(مسلم شریف)**

یعنی مسلمانو! تم بد مذہبوں کی صحبت سے بچو اپنے کو ان سے دور رکھو نہیں تو وہ تمہیں سچے راستے سے بہکا دینگے ۔ اور تمہیں بد دین بنا دینگے ۔ دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں سچی ہدایت پر قائم رکھے، آمین ۔ **وصلی اللّٰہ تعالی علیه وسلم علی خیر خلقه سیدنا محمد و اله وصحبه اجمعین. وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین.**

☆☆☆